ضروریاتِ زندگی، نکاح، طلاق، عدت، سوگ، عقیقہ، ایصالِ ثواب
اور متفرق مسائل پر مشتمل اردو زبان میں ایک مفید کتاب

گلدستۂ زندگی

مصنفہ
عالمہ منتشا نوری زہراوی
ہلدوانی، نینی تال

ناشر
مصباحی لائبریری مدناپور، بہیڑی، بریلی شریف یوپی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رنگِ نشاط بزم دو عالم پہ چھا گیا　　جس دن کا انتظار تھا وہ دن بھی آ گیا

بفضلہ تعالیٰ تقریبِ عقیقہ کے مبارک موقعہ پر

نور نظر عالمہ منتشاء نوری
زہراوی
بنت جناب حاجی سراج
احمد شبو خانصاحب

کا عقد
مسنون
ہمراہ

حضرت علامہ مفتی محمد گلریز رضاصاحب
مصباحی بن جناب امیر دولہا خانصاحب
ساکن مدناپور تحصیل بہیڑی
(بریلی شریف، یوپی)

5,اپریل 2021ء بروز پیر درج ذیل پروگرام کے مطابق ہونا قرار پایا ہے

دعوتِ طعام؛ ———————— 12 تا 3 بجے دن

تقریر علمائے کرام ———————— 3 بجے سے عصر تک

نکاح خوانی ———————— بعد نماز عصر بعدہ

رخصتی،

نوٹ؛، خواتین کا انتظام معقول پردے کے ساتھ عبد الرزاق میرج ہال میں کیا گیا ہے لہذا خواتین باپردہ آئیں اور مرد حضرات کا انتظام الفاطمہ میرج ہال میں کیا گیا ہے، پتہ؛، ہفتہ بازار روڈ ہلدوانی،

نوٹ؛، کسی طرح کا نیوتا قبول نہیں کیا جائے گا،

یہ کارڈ کسی بدعقیدہ، گستاخِ رسول کو غلطی سے پہونچ جائے تو وہ دعوت نہ سمجھے اور ہر گز نہ آئے،

الداعی؛، سراج خان عرف شبو میاں صفدر خاں کا باغیچہ ہلدوانی،

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صلی اللہ تعالی علی محمد

بفیض روحانی:- شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم ھند و صدر العلماء حضرت علامہ تحسین رضا خانصاحب علیہما الرحمہ

وحضرت مولانا ابوالکمل صاحب و حضرت حاجی عبد الرحیم صاحب علیہما الرحمہ

ضروریات زندگی، نکاح، طلاق، عدت، سوگ، عقیقہ، ایصال ثواب اور متفرق مسائل پر مشتمل اردو زبان میں ایک مفید کتاب

بنام

گلدستہ زندگی

مصنفہ

محترمہ عالمہ منتشا نوری زہراوی، ہلدوانی، نینی تال

ناشر

سراج احمد خان، خادم رضا ویلفیئر سوسائٹی، ہلدوانی نینی تال

contact-9927713786

www.razawelfaresociety.org

کتاب : گلدستہ زندگی

مؤلفہ : محترمہ عالمہ منتشا نوری زہراوی، ہلدوانی

کمپوزنگ : محمد بلال رضا ہلدوانی

نظر ثانی : حضرت علامہ مولانا محمد توفیق صاحب مصباحی، پیلی بھیت شریف

: حضرت علامہ مفتی محمد گل ریز رضا صاحب مصباحی، بریلی شریف

تعداد صفحات : 57

سال اشاعت : 2021

ناشر

سراج احمد شبو خان، خادم رضا ویلفیئر سوسائٹی، ہلدوانی نینی تال

contact-9927713786

www.razawelfaresociety.org

فہرست

پیش لفظ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت علامہ مفتی محمد گل ریز رضا صاحب مصباحی، مدناپوری بریلی شریف

استاذ: جامعۃ المدینہ فیضان عطار ناگ پور

زیر نظر کتاب "گلدستہ زندگی" ضروریات زندگی، مثلا نکاح، طلاق، عدت، سوگ، عقیقہ ،ایصال ثواب، مروجہ شادی کی غلط رسومات، متفرق مسائل اور دعاؤں پر مشتمل سوال وجواب کی صورت میں ایک خوب صورت تالیف ہے، جسے عالی جناب حاجی سراج احمد خان (عرف شبو خان) ہلدوانی، نینی تال اتراکھنڈ کی لائق وفائق صاحبزادی، میری شریک حیات **محترمہ عالمہ منتشا نوری زہراوی** نے بہت خوب صورت انداز میں ترتیب دیا ہے جس میں روز مرہ کے ضروری مسائل بھی موجود ہیں یہ کتاب نوجوان نسل کے لیے بہت مفید ہے۔

سبب تالیف یہ ہے کہ محترمہ عالمہ صاحبہ کے والد ماجد، غلط رسوم کے سخت مخالف ہیں ،شادی بیاہ میں غلط رسومات سے سخت نالاں رہتے ہیں، اور کوشش کرتے ہیں کہ شادیاں بہت سادہ طریقے پر اسلامی تہذیب کے مطابق ہوں، جب ان کی صاحبزادی کی شادی کا وقت قریب ہوا تو سوچا کہ لوگ شادی میں دعوت کے نام پر خوب زیادہ پیسے خرچ کر کے دعوت نامے چھپواتے ہیں، اور پھر شادی کے بعد ادھر اُدھر پھینک دیتے ہیں جبکہ اس میں قابل تعظیم تحریر بھی ہوتی ہے اور مال کا ضیاع بھی ہوتا ہے، اس سے بہتر ہے کہ کوئی کتاب تیار کی جائے، جو روز مرہ کے مسائل پر سادہ انداز میں ہو، جس میں شادی کا دعوت نامہ بھی ہو، مال بھی ضائع ہونے سے بچ جائے اور علم دین کی نشر و اشاعت بھی ہو لہذا اس نیک ارادے کو عملی جامہ پہنانے کے لیے موصوفہ محترمہ نے: گلدستہ زندگی: کو سوال وجواب کی صورت میں تیار کیا یہ کتاب ہندی اور اردو دونوں زبان میں ہے تاکہ ہندی جاننے والے افراد بھی اس سے فائدہ حاصل کر سکیں۔ اور یقینا یہ ایک خوش آئند اقدام ہے اور دوسروں کے لیے قابل تقلید بھی، غالبا اس سے پہلے ہلدوانی کی

زمین پر اس نیک کام کو کسی نے شروع نہیں کیا تھا اور حدیث کے مطابق "جو اسلام میں اچھا طریقہ رائج کرے گا اسے رائج کرنے کا ثواب ملے گا اور جتنے لوگ عمل کریں گے ان سب کے برابر ثواب ملے گا اور عمل کرنے والوں کے عمل میں کوئی کمی نہیں ہوگی" عالمہ منتشا نوری زہراوی قابل مبارک باد ہیں اور دوسروں کے لیے قابل تقلید بھی ،اللہ تعالی مؤلفہ کے علم و عمر میں بے شمار برکتیں عطا فرمائے اور ہر طرح کی آفات و بلیات سے محفوظ رکھے۔

محمد گل ریز رضا مصباحی، مدناپوری بریلی شریف

استاذ۔جامعۃ المدینہ فیضان عطار ناگ پور۔

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

تقدیم

حضرت علامہ مولانا محمد توفیق صاحب صارم مصباحی زینت

نظر کتاب "گلدستۂ زندگی" امت مسلمہ کی زندگی سے وابستہ عقیقہ، نکاح، طلاق، عدت ،سوگ ودیگر اہم متفرق مسائل اور مسنون دعاؤں پر مشتمل ایک انقلاب آفریں اور قابل تعریف گلدستہ ہے جس کو محترمہ عالمہ منتشاء نوری زہراوی سلمہانے سوال وجواب کے عمدہ اسلوب میں ترتیب دیاہے ساتھ ہی اس کتاب کی ایک منفرد خوبی یہ ہے کہ اس میں ہر موضوع کی مناسبت سے معاشرے میں پنپنے والی غلط رسموں کا دلیل کے ساتھ رد کیا گیاہے، بلاشبہ یہ کتاب مردوخواتین (دونوں) کے لئے یکساں طور پر نفع بخش ہے، عالمہ موصوفہ کے والد گرامی جناب سراج احمد "شبوخانصاحب" کی خواہش تھی کہ اپنی پیاری بیٹی عالمہ موصوفہ کی شادی کے مبارک موقعہ پر کارڈنہ چھاپ کر شادی وغیرہ کے ضروری موضوعات پر کوئی کتاب شائع کی جائے جس میں سرورق دعوت نامہ بھی شامل کیا جائے اور دعوت نامہ کے طور پر اس کتاب کو اپنے عزیزواقارب اور دوست واحباب کو پیش کیا جائے ،عام طور پر لوگ شادی کارڈ اور کلینڈرس کی چھپائی میں موٹی رقم خرچ کرتے ہیں اور شادی کے بعد انہیں کوڑادان میں پھینک دیا جاتا ہے ،جبکہ بہت سے کارڈوکلینڈر پر اللہ ورسول کا مبارک نام چھپاہوتاہے اس طرح سے اس کی بے ادبی اور مال کی بربادی ہوتی ہے، جو شرعاناجائزہے، یقینا، ہلدوانی کی سرزمین پر اس نوعیت کا یہ پہلا کام ہے جو قابل ستائش بھی ہے اور **قابل عمل بھی ہے**،

عزیز بھائیو، بہنو! اسلام نے اپنے ماننے والوں کو عقائد، عبادات، معاملات، عادات، اخلاق، سماجی تعلقات اور انسانی رشتوں کو منظم کرنے والے احکام دیئے ہیں۔ دنیا اور آخرت کو سنوارنے والی تعلیمات عطا کی ہیں۔ انسان جو کچھ کرتا ہے ان میں عبادات بھی ہیں۔ بندہ عبادات کرکے اپنا دین بناتا ہے۔عادات کے ذریعے اپنی دنیا سنوارتا ہے۔ رسم ورواج معاشرے کی دین ہیں۔ رسم ورواج سے سماجی زندگی اچھی، بری ہوتی ہے۔ بہت ساری رسمیں،

بہت سارے رواج اخلاق فاضلہ کے آئینہ دار ہوتے ہیں۔ رسم و رواج ہر معاشرے کا اٹوٹ حصہ ہیں۔ لوگ اپنے حالات، تقریبات اور غمی، خوشی پر مختلف کام اپنوں اور خود کو خوشیاں دینے کیلئے اور غم کی دلدل سے نکالنے کیلئے کرتے ہیں۔ اس قسم کے مواقع پر کھانے پینے کے پروگرام بھی ہوتے ہیں۔ تحائف کے تبادلے بھی ہوتے ہیں۔ اسلام نے میل ملاپ کیلئے بہت ساری تعلیمات دی ہیں۔ سلام رائج کرنے کا حکم دیا ہے۔ مہمان کی ضیافت کی تعلیم دی ہے۔ نادار پردیسی کی مدد کا حکم دیا ہے۔ مصیبت زدہ کا سہارا بننے کا درس دیا ہے۔ اسلام کے تمام احکام انسانوں کے مفادات اور انہیں نقصانات سے بچانے کیلئے ہیں۔ اچھی روایتیں، اچھے رواج اسلام کی نظر میں قابل قبول ہیں۔ ہر وہ کام جس سے انسانوں کا فائدہ ہو وہ اسلام میں نہ صرف یہ کہ جائز ہے بلکہ اسلام اسکی ترغیب دیتا ہے۔ اسی طرح ہر وہ رسم جس سے انسانوں کو اذیت اور تکلیف ہوتی ہو اور وہ خوشی کے بجائے دردسری کا باعث بنتی ہو اسلام نے اس سے منع کیا ہے۔ ہمیں شادی بیاہ، کی تقریبات اور غمی کے مواقع پر اپنے معاشرے میں پائی جانے والی رسموں کو اسی تناظر میں دیکھنا چاہئے۔ شادی بیاہ پر بیجا خرچ، قرض دار بنا دیتا ہے اور خوشی کے بجائے غمی اور دردسری کا باعث بن جاتا ہے۔ ہمیں اس قسم کی اپنی رسموں کے بارے میں خود سوچنا چاہئے۔ میل ملاپ، انسیت اور محبت کے لئے ہے نہ کہ فخر و ناز کیلئے۔ سمجھدار لوگوں کا فرض ہے کہ وہ ایسا کوئی رواج نہ اپنائیں جو اسلامی شریعت کے احکام کے منافی ہو۔ ایسی کوئی رسم انجام نہ دیں جو زمانہ جاہلیت کے تعصبات اور تفرقہ و امتیاز کی طرف لے جائے۔ ہمیں اپنی ہر رسم اور ہر رواج کو اسلامی شریعت کی کسوٹی پر رکھ کر جانچنا چاہئے۔ آخرت کی فکر کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے رحمت کے دروازے کھول رکھے ہیں۔ اچھے کام کر کے ہم جنت اور برے کام کر کے دوزخ کے دروازے اپنے لئے کھولیں گے۔ ہمیں صحت، عافیت اور عمر عزیز کے قیمتی لمحوں کو آخرت کی زندگی بنانے سنوارنے کے لئے صرف کرنا چاہیئے۔

شریعت نے تمام انسانوں کا لحاظ رکھتے ہوئے نکاح کا جو معیار مقرر کیا ہے اس پر مفلس ترین شخص بھی بآسانی عمل کر سکتا ہے۔ شادی میں بے جا خرافات اور فضول رسم و رواج کا اسلام سے دور دور تک کوئی تعلق نہیں۔ اسلام تو سستی اور سادی شادی کی تعلیم دیتا ہے۔ حدیث

میں ہے: ”**من تزوج امرأةلعزهالم يزده الله إلاذلا ،ومن تزوجهالمالهالم يزده الله إلافقرا،ومن تزوجهالحسبهالم يزده الله إلا دنائة،ومن تزوج امرأة لم يردبهاإلاأن يغض بصره ويحصن فرجه أو يصل رحمه بارك الله له فيهاو بارك لها فيه**“ (الطبرانی فی الاوسط، رقم۲۳۲)

"جو کسی عورت سے اس کی (دنیوی) عزت وحیثیت کی وجہ سے شادی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی ذلت میں اضافہ کرے گا اور جو اس کے حسب ونسب کے سبب سے نکاح کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو اور پست کرے گا اور جو کسی عورت سے صرف اس لیے نکاح کرتا ہے کہ اس کی آنکھ نیچی رہے اور شرمگاہ محفوظ رہے اور صلہ رحمی کرے تو اللہ تعالیٰ ان دونوں (مرد وعورت) کو ایک دوسرے کے لیے مبارک بنادے گا“۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "سب سے برکت والا نکاح وہ ہے جس میں کم خرچ ہو (مسند أحمد، رقم:۹۴۶، ۳۹۴/۲) اسی طرح شادی اور ولیمہ میں رشتے داروں، دوست اور احباب کو مدعو کرنا اور ان کے لئے پر تکلف طعام کا بندوبست کرنا بھی شریعت کی رو سے نامناسب ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کے کپڑوں پر زعفران کے پیلے دھبے دیکھ کر فرمایا کہ یہ کیسے دھبے ہیں؟ عرض کیا کہ میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کرلیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمھاری شادی میں برکت کرے۔ ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری کا ہی ہو۔ (اسد الغابہ، البدایہ والنہایہ، ابن کثیر) دیکھیے صحابی نے رسول اللہ ﷺ کو بھی دعوت نہیں دی۔ پھر بھی آپ ان سے ناراض نہیں ہوئے بلکہ ان کو دعا دی۔ آج ہمارے یہاں بھولے سے بھی کسی کو شادی کی دعوت نہ دی جائے تو رشتے ٹوٹ جاتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث ان لوگوں کے لیے ایک سبق ہے۔ شادی بیاہ میں خلاف شرع رسموں کو نبھانے کے لئے بے جا اخراجات کرنے کے کئی نقصانات ہیں۔ انہیں فضول رسموں کی چکی میں غریب لوگ پس رہے ہیں۔ دن رات محنت مزدوری کے بعد بھی وہ اپنی بیٹی کی شادی کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔ یا پھر مجبوراً انہیں کسی زمیندار یا بنیے سے سود پر قرضہ لینا پڑتا ہے اور پوری زندگی وہ سود سے جان نہیں چھڑا سکتے۔ کئی بیٹیاں جہیز وغیرہ کی

وجہ سے ٹھکرائے جانے پر احساس کمتری کا شکار ہوکر خودکشی کرکے اپنی جان دے دیتی ہیں یا کفارو مشرکین کے ساتھ فرار ہوکر مرتد ہوجاتی ہیں۔ اس کے علاوہ شادی ہال اور ہوٹلوں میں شادی کرنے سے نہ صرف شرعی حدود کی خلاف ورزی کی جاتی ہے بلکہ اس کام میں ایک بڑی رقم بھی خرچ کی جاتی ہے۔ دراصل یہ تمام رسومات ہندوؤں کی طرف سے آئی ہیں لہٰذا ان کا اسلامی تعلیمات سے کوئی تعلق نہیں۔ ہوٹل اور شادی ہال میں شادی کرنے سے کئی خرابیاں لازم آتی ہیں۔ جیسے: بے جا اسراف، ناچ گانا، فوٹوگرافی، بے پردگی، مردو زن کا اختلاط وغیرہ۔ لہٰذا ان گناہوں کی وجہ سے ایسی جگہوں پر شادی کرنا شرعی نقطہ نظر سے جائز نہیں۔ آج امیر لوگ اگر اپنی شادیوں میں اعتدال کا مظاہرہ کریں اور فضول رسم و رواج کو ختم کردیں تو کئی غریب اور مفلس بیٹیوں کے لیے شادی کی راہ ہموار ہوسکتی ہے۔ خصوصاً لڑکے والے جہیز کی پروا کیئے بغیر لڑکی والوں کی حوصلہ افزائی کریں اور انہیں نامناسب شرائط کا پابند نہ کریں تو رسومات کا بڑھتا ہوا طوفان تھم سکتا ہے۔ مالدار لوگ شادی پر فضول خرچ کئے جانے والے پیسے اگر غریب بچوں، بچیوں کی تعلیم اور بے سہارا بچیوں کی شادی پر خرچ کریں تو یہ عمل ان کے لیے آخرت میں نجات کا سبب بن سکتا ہے۔

نکاح تو ایجاب و قبول کا نام ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکاح آسان کرو یہاں تک کہ زنا مشکل ہوجائے۔ ایک حدیث میں ارشاد فرمایا کہ سب سے برکت والا نکاح وہ ہے جس میں کم سے کم خرچ ہو۔ ذرا سوچئے اور اپنے آپ کو بدلنے کی کوشش کیجئے۔ جو قوم خود کو بدلنا نہیں چاہتی اللہ تعالیٰ اس کے حالات کو تبدیل نہیں کرتا۔ آپ خود بدل جائیں معاشرہ خود ہی تبدیل ہونا شروع ہوجائے گا۔ عالمہ موصوفہ نے حالات حاضرہ کے تقاضہ کے پیش نظر اس کتاب کو تالیف کیا، ان شاء اللہ اس کے مطالعہ سے معاشرے میں تبدیلی آئے گی، اللہ رب العزت عالمہ صاحبہ کے علم و عمل نیز عمر میں برکتیں عطا فرمائے اور ان کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور مقبول انام بنائے، آمین بجاہ حبیبہ الکریم علیہ الصلوۃ والتسلیم،

العبد العاصی۔ محمد توفیق صارم مصباحی (ایم اے)
خادم رضا ویلفیئر سوسائٹی اجالا نگر ہلدوانی

مسائل عقیقہ

سوال(1)- عقیقہ کسے کہتے ہیں؟

جواب- بچہ پیدا ہونے کے شکریہ میں جو جانور ذبح کیا جاتا ہے اس کو عقیقہ کہتے ہیں۔(قانون شریعت ص-۲۰۷)۔

سوال(2)- عقیقہ کب کرنا چاہیے؟

جواب- عقیقہ مستحب ہے اس کے لیے ساتواں دن بہتر ہے اگر ساتویں دن نہ کر سکے تو جب میسر ہو کرے سنت ادا ہو جائے گی۔(قانون شریعت ص-۲۰۸)۔

سوال(3)- کیا عقیقہ نہ کرنے والا گنہگار ہوتا ہے؟

جواب- عقیقہ فرض یا واجب نہیں ہے صرف سنت مستحبہ ہے ترک کرنا گناہ نہیں (اگر گنجائش ہو تو ضرور کرنا چاہیئے نہ کرے تو گناہ نہیں البتہ عقیقے کے ثواب سے محرومی ہے) غریب آدمی کو ہرگز جائز نہیں کہ سود یا قرضہ لے کر عقیقہ کرے۔(اسلامی زندگی ص-۲۷)

سوال(4)- کیا یہ درست ہے کہ جو بچہ بغیر عقیقہ انتقال کر گیا وہ اپنے والدین کی شفاعت نہیں کرے گا؟

جواب- جی ہاں مگر اس کی صورتیں ہیں جس بچے نے عقیقہ کا وقت پایا یعنی وہ بچہ سات دن کا ہو گیا اور بلا عذر جبکہ استطاعت (یعنی طاقت) بھی ہو اس کا عقیقہ نہ کیا گیا تو وہ اپنے ماں باپ کی شفاعت نہ کرے گا حدیث پاک میں ہے کہ الغلام مرتھن بعقیقتہ یعنی لڑکا اپنے عقیقے میں گروی ہے (ترمذی ج-۳۔ ص-۱۷۷ حدیث ۱۵۲۷)۔

سوال(5)- جس کا عقیقہ نہ ہوا کیا وہ جوانی میں اپنا عقیقہ کر سکتا ہے؟

جواب- جی ہاں جس کا عقیقہ نہ ہوا ہو وہ جوانی، بڑھاپے میں بھی اپنا عقیقہ کر سکتا ہے (فتاوی رضویہ ج-۲۰ ص-۵۸۸) جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان نبوت کے بعد خود اپنا عقیقہ کیا۔(مصنف عبد الرزاق ج-۴ ص-۲۵۴ حدیث-۷۴ ۲۱)۔

سوال(6)-شادی کے جانور میں بعض لوگ دولہا اور دیگر افراد کے عقیقے کی نیت کر لیتے ہیں کیا اس طرح عقیقہ ہو جاتا ہے؟

جواب- اگر جانور قربانی کی شرائط کے مطابق ہو اور کوئی مانع شرعی نہ ہو تو عقیقہ ہو جائے گا۔(عقیقے کے بارے میں سوال جواب ص-۱۰)۔

سوال(7)- گائے یا بھینس میں کتنے عقیقے ہو سکتے ہیں؟

جواب-اس معاملے میں اس کے مسائل قربانی کی طرح ہیں لہذا گائے یا بھینس میں سات حصے ہیں اور یوں سات عقیقے بھی ہو سکتے ہیں۔(عقیقے کے بارے میں سوال جواب ص-۱۱)۔

سوال(8)-لڑکے یا لڑکی کے عقیقے میں کتنے جانور ہونے چاہیے؟

جواب-لڑکے کے لئے دو اور لڑکی کے لئے ایک ہو میرے آقا اعلی حضرت امام اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خاں علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں (دونوں کے لیے) کم سے کم ایک جانور تو ہے ہی اور لڑکے کے لیے دو جانور افضل ہیں لڑکے کے لئے دو کی استطاعت (یعنی طاقت) نہ ہو تو ایک بھی کافی ہے (فتاوی رضویہ ج- ۲۰ص-۵۸۶)۔

سوال(9)-عقیقے کے گوشت کی تقسیم کس طرح کریں؟

جواب- عقیقے کا گوشت بھی مثل قربانی تین حصہ کرنا مستحب ہے ایک اپنا ایک اقارب ایک مساکین کا اور چاہے تو سب کھالے چاہے تو سب بانٹ دے جیسے قربانی۔(فتاوی رضویہ ج-۲۰ ص-۵۸۴)۔

سوال(10)-کیا عقیقے کے گوشت میں والدین کا بھی حصہ ہے؟

جواب-یوں تو کسی کا بھی حصہ ضروری نہیں البتہ مستحب تقسیم کا بیان ہو چکا۔ یہ جو مشہور ہے کہ والدین نہیں کھا سکتے یہ غلط بات ہے ماں باپ، دادا دادی، نانا نانی وغیرہ سبھی کھا سکتے ہیں۔(عقیقے کے بارے میں سوال جواب ص-۱۶)

سوال(11)- عقیقے کا جانور کون ذبح کرے؟

جواب-اعلی حضرت امام اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی ارشاد فرماتے ہیں باپ اگر حاضر ہو اور ذبح پر قادر ہو تو اسی کا ذبح کرنا بہتر ہے کہ یہ شکر نعمت ہے جس پر نعمت ہوئی

وہی اپنے ہاتھ سے شکر ادا کرے وہ نہ ہو یا ذبح نہ کر سکے تو دوسرے کو اجازت دیدے۔(فتاوی رضویہ ج-۲۰ص-۵۸۵)۔

سوال(12)-اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد سات دن سے پہلے پہلے فوت ہو جائے تو اس کے عقیقہ کا کیا کریں؟اگر مرنے کے بعد کر دیں تو والدین کی شفاعت کرے گا یا نہیں؟

جواب-اب عقیقے کی حاجت نہیں ایسا بچہ شفاعت کر سکے گا۔اعلی حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی ارشاد فرماتے ہیں: جو مر جائے کسی عمر کا ہو اس کا عقیقہ نہیں ہو سکتا بچہ اگر ساتویں دن سے پہلے ہی مر گیا تو اس کا عقیقہ نہ کرنے سے کوئی اثر اس کی شفاعت وغیرہ پر نہیں کہ وہ وقت عقیقہ آنے سے پہلے ہی گزر گیا عقیقے کا وقت شریعت میں ساتواں دن ہے۔جو بچہ بالغ ہونے سے پہلے مر گیا اور اس کا عقیقہ کر دیا تھا۔یا عقیقے کی استطاعت(طاقت)نہ تھی یا ساتویں دن سے پہلے مر گیا،ان سب صورتوں میں وہ ماں باپ کی شفاعت کرے گا جبکہ یہ (یعنی ماں باپ)دنیا سے با ایمان گئے ہوں۔(فتاوی رضویہ ج-۲۰ص-۵۹۶۔۵۹۷)۔

سوال(13)-کیا یہ درست ہے کہ عقیقے کے جانور کی ہڈیاں نہ توڑی جائیں؟

جواب-بہتر یہ ہے کہ اس کی ہڈی نہ توڑی جائیں بلکہ ہڈیوں پر سے گوشت اتار لیا جائے یہ بچے کی سلامتی کی نیک فال ہے اور ہڈی توڑ کر گوشت بنایا جائے اس میں بھی حرج نہیں۔(بہار شریعت ج:۳،ص-۳۵۷)۔

سوال(14)-عقیقے کے موقع پر جو تحائف دئے جاتے ہیں یہ کیسا ہے؟

جواب-آج کل عموماً عقیقے کے لئے طعام(یعنی کھانے) کا اہتمام کر کے عزیز و اقارب کو دعوت دی جاتی ہے جو کہ اچھا کام ہے اور دعوت پر آنے والے مہمان بچے کے لیے تحفے لاتے ہیں یہ بھی خوب ہے۔البتہ یہاں کچھ تفصیل ہے: اگر مہمان کچھ تحفہ نہ لاے تو بعض اوقات میزبان اور اس کے گھر والے مہمان کی برائی کرنے کے گناہوں میں پڑتے ہیں،تو جہاں یقینی طور پر یا ظن غالب سے ایسی صورت حال ہو وہاں مہمان کو چاہیے کہ بغیر مجبوری کے نہ جائے، ضرور تا جائے اور تحفہ لے جائے تو حرج نہیں البتہ میزبان نے اس نیت سے لیا کہ اگر مہمان تحفہ نہ لاتا تو یہ یعنی میزبان اس(مہمان)کی برائیاں کرتا،یا بطور خاص نیت تو نہیں مگر اس(میزبان)کا

ایسا برا معمول ہے تو جہاں اسے (یعنی میزبان کو) غالب گمان ہو کہ لانے والا اسی طور پر یعنی (میزبان کے) شر سے بچنے کے لئے لایا ہے تو اب لینے والا میزبان گنہگار اور عذاب نار کا حقدار ہے اور یہ تحفہ اس کے حق میں رشوت ہے۔ہاں اگر برائی بیان کرنے کی نیت نہ ہو اور نہ اس کا ایسا برا معمول ہو تو تحفہ قبول کرنے میں حرج نہیں۔(عقیقے کے بارے میں سوال جواب ص-۲۱)۔

(۱)۔عقیقہ کی دعا: لڑکے کی طرف سے ہو تو یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ هٰذِهِ عَقِيْقَةُ اِبْنِي فُلَانٍ دَمُهَا بِدَمِهٖ وَلَحْمُهَا بِلَحْمِهٖ وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهٖ وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهٖ وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهٖ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهَا فِدَاءً لِابْنِي مِنَ النَّارِ بِسْمِ اللهِ اَللهُ اَكْبَرْ.

ترجمہ: اے اللہ عزوجل! یہ میرے فلاں بیٹے کا عقیقہ ہے، اِس کا خون اُس کے خون، اِس کا گوشت اُس کے گوشت، اِس کی ہڈی اُس کی ہڈی، اِس کا چمڑہ اُس کے چمڑے اور اِس کے بال اُس کے بال کے بدلے میں ہیں۔اے اللہ عزوجل اِس کو میرے بیٹے کے لیے جہنم کی آگ سے فدیہ بنادے۔اللہ تعالی کے نام سے، اللہ سب سے بڑا ہے۔

(2)۔لڑکی کی طرف سے ہو تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ هٰذِهِ عَقِيْقَةُ بِنْتِي فُلَانٍ دَمُهَا بِدَمِهَا وَلَحْمُهَا بِلَحْمِهَا وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهَا وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهَا وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهَا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهَا فِدَاءً لِبِنْتِي مِنَ النَّارِ. بِسْمِ اللهِ اَللهُ اَكْبَرُ.. ترجمہ: اے اللہ عزوجل! یہ میری فلاں بیٹی کا عقیقہ ہے، اِس کا خون اُس کے خون، اِس کا گوشت اُس کے گوشت، اِس کی ہڈی اُس کی ہڈی، اِس کا چمڑہ اُس کے چمڑے اور اِس کے بال اُس کے بال کے بدلے میں ہیں۔اے اللہ عزوجل اِس کو میرے بیٹی کے لیے جہنم کی آگ سے فدیہ بنادے۔اللہ تعالی کے نام سے، اللہ سب سے بڑا ہے۔

مسائل نکاح

سوال۔(1). نکاح کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ نکاح اس عقد کو کہتے ہیں جو اس لیے مقرر کیا گیا کہ مرد کو عورت سے جماع وغیرہ حلال ہو جائے۔ (بہار شریعت، ج: دوم، حصہ:۴، دعوت اسلامی)

سوال۔(2) نکاح کرنا کب واجب، کب فرض، کب مکروہ اور کب حرام ہے؟

جواب۔ شہوت کا غلبہ ہے کہ نکاح نہ کرے تو معاذ اللہ اندیشۂ زنا ہے اور مہر و نفقہ کی قدرت رکھتا ہو تو نکاح واجب۔ یونہی جبکہ اجنبی عورت کی طرف نگاہ اٹھنے سے روک نہیں سکتا یا معاذ اللہ ہاتھ سے کام لینا پڑے گا تو نکاح واجب ہے۔

یہ یقین ہو کہ نکاح نہ کرنے سے زنا ہو جائے گا تو فرض ہے کہ نکاح کرے۔

اگر یہ ڈر ہے کہ نکاح کرے گا تو نان و نفقہ نہ دے سکے گا اور جو ضروری باتیں ہیں ان کو پورا نہ کر سکے گا تو ایسی حالت میں نکاح کرنا مکروہ ہے۔

اور اگر ان باتوں کا یقین ہو تو نکاح کرنا حرام ہے مگر نکاح بہر حال ہو جائے گا (بہار شریعت، ج:۲، حصہ:۷، ص:۵، دعوت اسلامی)

سوال۔(3) نکاح میں کیا کیا باتیں مستحب ہیں؟

جواب۔ نکاح میں 7 باتیں مستحب ہیں

1- اعلانیہ ہونا

2- نکاح سے پہلے خطبہ پڑھنا (کوئی سا خطبہ ہو۔ بہتر وہ ہے جو حدیث میں آیا)

3- مسجد میں ہونا

4- جمعہ کے دن ہونا

5- گواہان عادل کے سامنے ہونا

6- عورت عمر و حسب، مال، عزت میں مرد سے کم ہو،

7- چال چلن، اخلاق، تقوی و جمال میں زیادہ (بہار شریعت، ج:۲، حصہ:۷، ص: 6، دعوت اسلامی)۔

سوال۔(4) نسب کی وجہ سے کون کون سی عورتیں حرام ہوتی ہیں ؟

جواب۔ یہ سات قسم کی عورتیں ہیں۔(1)ماں۔(2)بیٹی ۔(3) بہن۔(4).پھوپھی ۔(5)خالہ۔(6). بھتیجی۔(7)بھانجی۔(فتاوی عالمگیری،ج:1.بیان المحرمات).

سوال۔(5) ان سب کے حرام ہونے پر دلیل کیا ہے؟

جواب-اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے -**"حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَ بَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَ عَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ** .

حرام ہوئیں تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں .۔(پارہ۔4.النساء23).

سوال(6).۔کیا سوتیلی بہن سے بھی نکاح حرام ہے؟

جواب۔ حقیقی بہن کی طرح سوتیلی بہن سے نکاح حرام ہے بشرطیکہ باپ دونوں کا ایک ہو اور مائیں دو۔یاماں ایک ہو اور باپ دو۔

(فتاوی عالمگیری ج۔1.بیان المحرمات)..

اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی شخص کے ایک لڑکا تھا، اس کی زوجہ کا انتقال ہوگیا۔اس نے شاہدہ سے دوسری شادی کی، جس کے پاس پہلے شوہر سے ایک لڑکی ہے، تو اب اگرچہ یہ لڑکا، لڑکی آپس میں سوتیلے بہن بھائی کہلائیں گے، لیکن چونکہ دونوں کے ماں باپ ایک نہیں، بلکہ علیحدہ علیحدہ ہیں، چنانچہ ان کا آپس میں رشتہ جائز ہے اور نکاح سے قبل پردہ واجب ہے۔

سوال۔(7).کیا، زنا سے پیدا ہونے والی لڑکی سے زانی کا نکاح ہو سکتا ہے؟

جواب۔جی نہیں، یہ شرعی لحاظ سے اسی کی بیٹی ہے، اگرچہ بچی کا نسب اس سے ثابت نہ ہوگا ۔سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں "بچہ صاحب فراش کا ہے اور زانی کے لیے پتھر ہیں "رواہ البخاری۔۔(فتاوی عالمگیری ج۔1.بیان المحرمات).

سوال- (8) وہ کون کونسی عورتیں ہیں جو نکاحا یعنی ایک نکاح میں جمع نہیں ہوسکتیں

جواب- وہ دو عورتیں کہ ان میں جس ایک کو مرد فرض کریں، دوسری اس کے لیے حرام ہو (مثلاً دو بہنیں کہ ایک کو مرد فرض کرو تو بھائی، بہن کا رشتہ ہوا یا پھوپھی، بھتیجی کہ پھوپھی کو مرد

فرض کرو تو چچا، بھتیجی کا رشتہ ہوا اور بھتیجی کو مرد فرض کرو تو پھوپھی، بھتیجے کا رشتہ ہوا یا خالہ، بھانجی کہ خالہ کو مرد فرض کرو تو ماموں، بھانجی کا رشتہ ہوا اور بھانجی کو مرد فرض کرو تو بھانجے، خالہ کا رشتہ ہو ا)ایسی دو عورتوں کو نکاح میں جمع نہیں کر سکتا بلکہ اگر طلاق دیدی ہو اگر چہ تین طلاقیں تو جب تک عدت نہ گزر لے، دوسری سے نکاح نہیں کر سکتا بلکہ اگر ایک باندی ہے اور اُس سے وطی کی ہے تو دوسری سے نکاح نہیں کر سکتا۔ یونہیں اگر دونوں باندیاں ہیں اور ایک سے وطی کرلی تو دوسری سے وطی نہیں کر سکتا۔(بہار شریعت:ج:دوم،ح:۷،ص:۷۲۔دعوت اسلامی)

سوال-(9) مہر کی کم سے کم مقدار کتنی ہے؟

جواب- مہر کی کم سے کم مقدار دس درہم ہے اور زیادہ کی کوئی حد نہیں۔ جس قدر باندھا جائے گا لازم آےئے گا، درھم چاندی کا ایک حصہ تھا جواب رائج نہیں، دس درہم کی مقدار وزن کے اعتبار سے قریبا دو روپے تیرہ آنہ بھریا دو تولہ سات ماشہ چار رتی چاندی ہے جس کی قیمت گھٹتی بڑھتی رہتی ہے روپیوں کی صورت میں مہر مقرر کریں تو اس کا خیال ضرور رکھیں کہ یہ رقم دس درہم چاندی کی قیمت سے کم نہ ہو۔(سنی بہشتی زیور حصہ-۳ص-۱۹۶)۔

سوال- (10) مہر کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب-مہر کی تین قسمیں ہیں۔

پہلا- معجل کہ رخصت سے پہلے دینا قرار پالیا ہو اس کے لیے عورت کو اختیار ہے کہ جب تک وصول نہ کرلے رخصت نہ ہو اور اگر رخصت ہوگئی تو اسے ابھی اختیار ہے کہ جب چاہے مطالبہ کرے بلکہ مہر معجل وصول کرنے کے لیے عورت اپنے کو شوہر سے روک سکتی ہے۔اگر چہ اس سے پیشتر عورت کی رضا مندی سے خلوت و وطی ہو چکی ہو۔یعنی یہ حق عورت کو ہمیشہ حاصل ہے جب تک وصول نہ کرلے۔

دوسرا- مؤجل جس کی میعاد قرار پائی ہو کہ دس برس یا بیس برس یا پانچ دن کے بعد ادا کیا جاے گا تو جب تک وہ میعاد نہ گزرے عورت کو مطالبہ کا اختیار نہیں اور گزرنے کے بعد ہر وقت مطالبہ کر سکتی ہے۔

تیسرا-مؤخر کہ نہ پیشگی کی شرط ٹھہری ہو نہ کوئی میعاد معین کی گئی ہو، یونہی مطلق ومبہم طور پر باندھا جیسا کہ آج کل عام طور پر یونہی باندھتے ہیں اس میں تاوقتیکہ موت یا طلاق نہ ہو عورت کو مطالبہ کا حق نہیں۔ اور یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ مہر ادا کئے بغیر عورت کو ہاتھ لگانا حرام ہے محض غلط ہے۔(سنی بہشتی زیور حصہ-۳ص-۱۹۸)۔

سوال-(11) نکاح سے پہلے لڑکی کو دکھانے کا کیا حکم ہے؟

جواب-کسی لڑکی یا عورت کو کسی غیر مرد کو اس وقت دکھانے میں کوئی حرج نہیں جب وہ اس سے شادی کا ارادہ رکھتا ہو یا اس نے اسے شادی کا پیغام بھیجا ہو، لیکن لڑکے کے دوسرے مرد رشتے داروں یا دوستوں کو نہیں دکھانا چاہیئے کہ وہ سب غیر محرم ہیں (جن سے لڑکی کا پردہ کرنا ضروری ہے)لہذا صرف لڑکا اور اس کے گھر کی عورتیں ہی لڑکی کو دیکھیں۔

نکاح سے پہلے عورت کو دیکھنا مستحب ہے لیکن اس بات کا ضرور خیال رکھیں کہ لڑکے کو لڑکی اس طرح دکھائیں کہ لڑکی کو اس بات کی بھنک بھی نہ لگے کہ لڑکا اسے دیکھ رہا ہے (یعنی کھلم کھلا سامنے نہ لائیں)اگر اس احتیاط سے دکھایا جائے گا تو اس میں کوئی حرج نہیں بلکہ بہتر ہے کہ بعد میں کسی قسم کی غلط فہمی نہیں ہوتی۔(قرینہ زندگی ص-۷۴)

سوال-(12) کیا کسی بھی مہینہ کی تاریخ میں شادی بیاہ کر سکتے ہیں کچھ لوگ کچھ تاریخوں کو شادی یا خوشی کے کاموں کے لیے منحوس سمجھتے ہیں کیا ایسا کرنا صحیح ہے؟

جواب۔ بعض لوگ کچھ تاریخوں میں شادی بیاہ اور خوشی کا کام کرنے کو منع کرتے ہیں اور خود بھی نہیں کرتے ہیں مثلاً ۳، ۱۳، ۲۳ اور ۸، ۱۸، ۲۸ ان تاریخوں کو شادی و خوشی کیلئے برا جانا جاتا ہے حالانکہ یہ سب بیکار باتیں ہیں اور کافروں اور غیر مسلموں کی سی وہم پرستیاں ہیں اسلام میں ایسا کچھ نہیں ہے۔

نکاح و شادی ہر دن اور ہر تاریخ میں جائز ہے ماہ محرم میں نکاح کو برا جاننا رافضیوں شیعوں کا طریقہ ہے جو بعض جگہ اہل سنت میں بھی پھیل گیا۔

مسلمانوں اسلام کو اپناؤ اور سچے پکے مسلمان بنو وہم پرستیاں چھوڑو خدا اور رسول کی پیروی کرو محرم اور صفر میں نکاح کو برا مت جانو۔(عوامی غلط فہمیاں اور ان کی اصلاح ص-۱۰۵)۔

سوال- (13) لڑکوں کی شادی میں بجائے ولیمے کے منڈھا کرنا کیسا ہے؟

جواب- لڑکے کی شادی میں زفاف یعنی بیوی اور شوہر کے جمع ہونے کے بعد صبح کو اپنی بساط کے مطابق مسلمانوں کو کھانا کھلانے کو ولیمہ کہتے ہیں اور یہ سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی مبارک سنت ہے بکثرت احادیث میں اسکا ذکر ہے سرکار نے خود بھی ولیمہ کیا ہے اور صحابہ کرام کو بھی اس کا حکم دیا مگر آج کل کچھ لوگ شادی سے پہلے دعوتیں کرکے کھانا کھلاتے ہیں جس کو منڈھا کہا جاتا ہے ولیمہ نہ کرنا اس کی جگہ منڈھا کرنا خلاف سنت ہے مگر لوگ رسم و رواج پر اڑے ہوئے ہیں اور اپنی ضد یا ناواقفی کی بنیاد پر رسول کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی اس مبارک اور پیاری سنت کو چھوڑ دیتے ہیں (عوامی غلط فہمیاں اور ان کی اصلاح ص-۸۲)۔

سوال-(14) کیا عورت کے بیس بچے ہوجائیں تو اسکا نکاح ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب- عورت کے بیس بچے ہوجائیں تو اسکا نکاح ٹوٹ جاتا ہے یہ ایک عامیانہ اور خالص جاہلانہ خیال ہے صحیح بات یہ ہے کہ بچے بیس ہوجائیں یا اس سے بھی زیادہ اس سے نکاح پر کوئی فرق نہیں پڑتا اور پہلا نکاح باقی رہتا ہے دوبارہ نکاح کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ (غلط فہمیاں اور ان کی اصلاح ص-۸۰)۔

سوال- (15) سمدھن چچی اور ممانی سے نکاح کا کیا مسئلہ ہے؟

جواب-کچھ لوگ سمدھن چچی اور ممانی سے نکاح کو برا جانتے ہیں حالانکہ سمدھن سے نکاح بلاشک جائز ہے یوہی چچی اور ممانی سے بھی نکاح میں کوئی حرج نہیں جب کہ شوہروں نے انہیں طلاق دے دی ہو یا وہ مر چکے ہوں تو عدت کے بعد سمدھن چچی اور ممانی سے نکاح جائز ہے جو لوگ ان نکاحوں کو برا جانتے ہیں وہ جاہل ہیں (ملفوظات اعلی حضرت علیہ الرحمہ ج- سوم ص-۱۰۔

نکاح پڑھانے کا طریقہ:

نکاح پڑھانے والا جب دلہن کے پاس جائے تو اسے بھی پانچوں کلمے یا کلمہ طیبہ اور ایمان مجمل ومفصل پڑھائے پھر کہے وکیل جناب عبدالخالق کی طرف سے گواہ اول محمد حامد بن ارشاد احمد گواہ

ثانی محمد زاہد بن ذاکر خان کی موجودگی میں بعوض پچاس ہزار مہر معجل یا مؤجل مع نان ونفقہ شاہد بن خالد کا نکاح تمھارے ساتھ کیا جاتا ہے کیا تم اس کی جازت دیتی ہو جب دلہن اجازت دیدے تو دو مرتبہ اور اسی طرح کہلوائے۔

اس کے بعد دولہا کی مجلس میں آئے اور دولہا کو پانچوں کلمے یا کلمہ طیبہ اور ایمان مجمل و مفصل پڑھائے پھر دولہا کی طرف مخاطب ہو کر کہے کہ میں نے وکیل جناب عبدالخالق کی طرف سے گواہ اول محمد حامد بن ارشاد احمد گواہ ثانی محمد زاہد بن ذاکر خان کی موجودگی میں فاطمہ بنت ناصر کا نکاح بعوض پچاس ہزار مہر معجل یا مؤجل مع نان ونفقہ تمھارے ساتھ کیا، کیا تم نے قبول کیا جب دولہا قبول کر لے تو دو مرتبہ اور قبول کرائے

ایجاب وقبول سے پہلے کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر خطبہ پڑھے پھر آخر میں زوجین کے درمیان الفت ومحبت کی دعا کرے۔

خطبہ نکاح

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَ نُؤمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ .اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ .بِسمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ . يَآيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَنِسَآءً .وَاتَّقُوْا اللّٰهَ الَّذِي تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالارْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا .يَآيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوْا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ . يَآيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوْا اللّٰهَ وَقُوْلُوا قَوْلًا سَدِيْدًا .يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ يَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ

فَوْزًا عَظِيْمًا .عَنِ النَّبِيِّ صَلىَّ اللهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِي فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي .صَدَقَ اللهُ وَصَدَقَ رَسُوْلُ اللهِ صَلىَّ اللهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا .

مروجہ رسوم

مطالبہ؛اور مطالبہ حرام ہے

آج، لڑکے اور ان کے اہل خانہ، جو لڑکی والوں سے مختلف مطالبات کرتے ہیں، کہ اس وقت انھیں اتنا چاہیئے اس وقت اتنا چاہیئے۔ کبھی منگنی، سگائی اور تاریخ طے کرنے کے بہانے کبھی جوڑاپہنانے اور تیوہاروں کی آڑلے کر یہ سامان چاہیئے اس طرح کا کھانااور ناشتہ چاہیئے، پھر یہ شادی ہوگی، تبھی ہم آپ کی بیٹی کے ساتھ رشتہ کریں گے۔ یہ سب رشوت ہے اور اسلام میں رشوت سخت حرام ہے۔ حدیث پاک میں اللہ کے رسول ﷺ نے رشوت لینے والے اور دینے والے کو جہنمی فرمایاہے، آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص محض مال کے لئے کسی عورت سے نکاح کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے مزید تنگدست بنادے گا" (أخرجه الطبراني في الأسوط، حدیث: ۲۳۴۲)

زبردستی مطالبہ کرتے ہوئے لڑکی کے گھر والوں سے مانگ مانگ کر اپنے گھروں کو بھرنے والو، موٹر سائیکلوں اور کاروں پر بیٹھنے والو، کچھ دیر کے لیے آگ کی چنگاری کو ہاتھ پر رکھ کر دیکھو کتنی تکلیف ہوتی ہے۔ اگر آپ جہنم کی آگ میں جلے تو پھر آپ اس کا سامنا کیسے کروگے؟ یاد رکھنا، اللہ تعالیٰ کی مار سخت ہے اگر کوئی اس سے بچ کر نکلاہو تو ہمیں بتائے۔ موت کی کلائی کسی نے تھامی ہو تو ہمیں بتائے۔ تم ظالم اور جفاکار ہوگئے ہو۔ تم نے آپس میں ایک دوسرے کا خون پینا شروع کیا۔ تم بے رحم، سنگ دل بھیڑیئے بن گئے ہو۔ جلدی سے آنکھیں کھولو۔ اس سے کیافائدہ، کہ پھر موت آپ کی آنکھیں کھولے، قبر میں ہوش آئے،

سنو، تمہارا پروردگار کیا فرماتا ہے، جو برا کام کرتے ہیں، کیا انہوں نے سمجھ رکھا ہے کہ وہ ہم سے باہر نکل جائیں گے،(سورہ عنکبوت آیہ 9 13)

سوال(1)۔اسلام میں شادی کس طرح کرنے کا حکم ہے ؟

جواب۔ اسلام میں شادی کو سادگی سے منانے کا حکم ہے، نبی رحمت ﷺ نے اس نکاح کو سب سے بابرکت قرار دیا ہے جس میں کم سے کم مالی خرچ ہو، شادی میں صرف ولیمہ مسنون ہے، نکاح کے موقعہ پر کسی قسم کا کھانا مسنون نہیں ہے، مال و دولت اللہ کی امانت ہے، اسے حقوق کی ادائیگی اور دینی کاموں میں خرچ کرنے کا حکم ہے۔

سوال(2)۔ لڑکی والوں کی طرف سے باراتیوں کو کھانا کھلانا کیسا ہے ؟

جواب۔ شریعت کی رو سے خلاف سنت ہے۔

سوال(3)۔ کیا نکاح (شادی) عبادت کا درجہ رکھتا ہے ؟

جواب۔ نکاح عبادت ہے اور عبادت کے لیے ہر مسلمان نبی رحمت ﷺ کے طریقہ کا پابند ہے، کسی بھی عمل کے عبادت بننے کے لیے اسے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر انجام دینا ضروری ہے، بیشتر مسلمان نکاح کو عبادت نہیں سمجھتے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ انھوں نے نکاح کے معاملہ میں خود کو شریعت سے آزاد سمجھ رکھا ہے۔ اسلام میں نکاح محض جنسی لذت کا ذریعہ یا حصول مال و دولت کا طریقہ نہیں ہے؛ بلکہ اسلام نے نکاح کو عفت و عصمت اور پاکدامنی کا ذریعہ قرار دیا ہے، نیز نکاح شریعت کی نگاہ میں ایک طرح کی عبادت بھی ہے، ایک حدیث میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نوجوانوں کو مخاطب کرکے فرمایا: اے نوجوانوں کے گروہ! تم میں جو نکاح کی استطاعت رکھتا ہے، اس کو نکاح کرلینا چاہیے؛ کیوں کہ نکاح آنکھوں کو پست رکھنے اور شرم گاہ کو محفوظ رکھنے کا ذریعہ ہے۔"یا معشر الشباب، من استطاع الباءة فليتزوج، فإنه أغض للبصر وأحصن للفرج، ومن لم يستطع فعليه بالصوم فإنه له وجاء " (البخاری، باب من لم يستطع الباءة فليصم، رقم ٥٠٦٦) ایک دوسری حدیث میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"من تزوج فقد استكمل نصف الإيمان فليتق الله في النصف الباقي" (الترغیب والترہیب

لقوام السنۃ، باب فی الترغیب فی النکاح، رقم:۲۴۵۷) جب بندہ نکاح کرلیتا ہے تو اس کا آدھا دین مکمل ہوجاتا ہے، اب اس کو چاہیے کہ باقی آدھے دین میں اللہ سے ڈرتا رہے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ”لا يتم نسك الناسك حتى يتزوّج (احیاء علوم الدین: ۲/۲۳، بیروت) عبادت کرنے والے کی عبادت مکمل نہیں ہوتی یہاں تک کہ وہ شادی کرلے۔

سوال(4)۔بھات کیاہے؟اوراسلام میں اس طرح کی رسم کاکیامقام ہے؟

جواب۔بیٹے یابیٹی کی شادی کے موقعہ پر میکے والوں کو مٹھائی دی جاتی ہے وہ جوڑے یاکوئی جہیز کاسامان لے کر آتے ہیں اسے بھات کہاجاتاہے،یہ رسم میکے والوں پر ایک ایسابوجھ ہے جس نے دباکررکھ دیاہے،کتنی ہی مجبوری یاتنگ دستی ہو میکے والوں کو اسے انجام دیناپڑتاہے،اس کی ادائیگی کے لئے بہت سے میکے والوں کو قرض بھی لیناپڑتاہے جس کی ادائیگی دردسربنی رہتی ہے،اسلام اپنے ماننے والوں کومشقت میں نہیں ڈالتالہذاایسی رسموں کی اسلام میں کوئی جگہ نہیں ہے۔

سوال(5)۔جہیز کی موجودہ رسم کے مفاسد کیاہیں؟کیاحضور ﷺ نے اپنی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہاکوجہیز دیا؟

جواب۔۔ جہیز کی رسم کئی مفاسد کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ مثلا: مال کا ضیاع، گھر کی تباہی، جنسی بے راہ روی، عورتوں کی حقِ وراثت سے محرومی، لڑکیوں کی کالابازاری، کثرت طلاق اور دلہن کی موت وغیرہ۔ اور یہ مفاسد کیوں نہ ہوں جبکہ جہیز کا مال اکثراوقات خوش دلی سے دیاہوانہیں ہوتا اور ایسے مال کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے إِنَّه لَا يَحِلُّ مَالُ إِمرِئٍ إِلّا بِطِيْبِ نَفْسٍ مِّنْهُ (مسند احمد:20629)”خبردار!کسی پر ظلم نہ کرواور کان کھول کر سن لو!کسی کامال (تمہارے لیے) حلال نہیں ہوسکتا،جب تک کہ وہ خوش دلی سے راضی نہ ہوجائے۔

بعض لوگ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہاکاحوالہ دے کر کہتے ہیں کہ ”حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہاکو جہیز عنایت فرمایا تھا۔ یہ استدلال درست

نہیں ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ کو جہیز نہیں دیا تھا بلکہ اپنی زیرِ کفالت حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سامان عنایت فرمایا تھا جن کا کوئی گھر نہ تھا اور حضور ﷺ ہی ان کے مربی تھے۔ آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے انہیں ذرہ بیچ کر سامان مہیا کرنے کی تاکید فرمائی۔ جہیز جیسی لعنت پر قابو پایا جاسکتا ہے اگر درج ذیل باتوں پر عمل کر لیا جائے۔ نمود و نمائش سے مکمل پرہیز کیا جائے۔ شادیوں کے دوران غرباء کی حالت بھی پیش نظر رہے۔ محض جہیز کے لیے قرض نہ لیا جائے۔ اگر دولہا ضرورت مند ہو تو اس کی ضرورت پوری کی جائے خواہ نقدی کی صورت میں ہو یا مکان اور پلاٹ کی صورت میں۔ رشتہ کرتے وقت مال و دولت کی بجائے دین داری کو ملحوظ خاطر رکھا جائے کیونکہ حدیث مبارک کی رُو سے دین داری والی شادی عند اللہ مقبول وماجور ہوتی ہے۔

سوال (6)۔ جہیز وزیور کی نمائش درست ہے؟

جواب۔ نمود و نمائش جائز نہیں حدیثِ پاک میں اسے شرک کہا گیا ہے، محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”میں تمہارے بارے میں سب سے زیادہ ” شرک اصغر “ سے ڈرتا ہوں ۔ صحابہ کرام نے دریافت کیا یا رسول اللہ ﷺ !شرک اصغر کیا ہے ؟ آپ نے فرمایا ریا کاری۔“ (مسند احمد)۔ ایک اور روایت میں رسول اللہ ﷺ نے اپنی اُمت کے بارے میں شرک کا خوف ظاہر فرمایا۔ آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کیا آپ کے بعد آپ کی اُمت شرک میں مبتلا ہو جائے گی ؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ہاں! پھر یہ وضاحت فرمائی کہ وہ لوگ چاند سورج کی پتھر اور بتوں کی پرستش نہیں کریں گے لیکن ریا کاری کریں گے اور لوگوں کو دکھانے کے لیے نیک کام کریں گے (تفسیر ابن کثیر)۔

سوال (7)۔ سلامی وچہرہ دکھائی کی رسموں کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

جواب۔ ان رسموں میں غیر محرم مرد وخواتین جمع ہوتے ہیں بے پردگی کا کھلا مظاہرہ ہوتا ہے اور مذاق کی جاتی ہے یہ شرعاً ناجائز وحرام ہے، اسلام دین فطرت ہے اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ کے ارشادات اور احکامات پر عمل پیرا ہونا ہی دین اسلام ہے جو مومنین

اور مومنات کو حجاب یعنی پردے کے حوالے سے سختی کے ساتھ عملی جامہ پہنانے کا حکم دیتا ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے کہ "اے آدم کی اولاد ہم نے تمہاری طرف ایک لباس وہ اتارا جو تمہاری شرم کی چیزیں چھپاتا ہے اور (ایک لباس وہ جو) زیب وزینت ہے اور پرہیز گاری کا لباس سب سے بہتر ہے یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں" (سورۃ الاعراف، آیت نمبر 26،)۔

خواتین کو مستورات بھی کہا جاتا ہے اور مستور کا مطلب ہے چھپا ہوا، عورت کے پردہ کے حوالہ سے ایک حدیث مبارکہ میں آتا ہے کہ "حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا عورت پردہ میں رہنے کی چیز ہے کیوں کہ جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے بہکانے کے لیے موقعہ تلاش کرتا ہے" (جامع ترمذی، جلد نمبر اول، حدیث نمبر 1181۔) عورت کے پردہ کو اس قدر اہمیت دی گئی ہے کہ اس کے لئے عبادت بھی پردہ کے بغیر اور بے پردہ جگہ پر کرنا منع فرمایا گیا ہے۔ 'حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورت کا کمرہ میں نماز پڑھنا صحن (آنگن) میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور (اندرونی) کوٹھری میں نماز پڑھنا کمرہ میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے" (سنن ابو داؤد، جلد نمبر اول، حدیث نمبر 567۔) یعنی عورت جس قدر بھی پردہ کرے گی اسی قدر بہتر ہے، صحن میں نماز پڑھنے کے مقابلہ میں کمرہ میں نماز پڑھنا افضل ہے اور کمرہ میں نماز پڑھنے کے مقابلہ میں کمرہ کے اندر بنی ہوئی کوٹھری میں نماز پڑھنا زیادہ افضل ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول کریم ﷺ کے پاس تھی اور آپ ﷺ کے پاس حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ سامنے سے حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ (جو نابینا تھے) تشریف لائے اور یہ واقعہ پردہ کا حکم دیئے جانے سے بعد کا ہے، حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ان سے تم دونوں پردہ کرو، ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا یہ نابینا نہیں ہیں؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم دونوں بھی اندھی ہو انہیں نہیں دیکھتی ہو" (سنن ابو داؤد، جلد نمبر سوم، حدیث نمبر

720۔)تو اس حدیث سے ثابت ہے کہ خواتین کو بھی مردوں سے پردہ کرنا چاہیے اور نگاہ نہیں ڈالنی چاہیے چاہے وہ مرد بصارت سے محروم ہی کیوں نہ ہو۔

سوال- (8)۔سرمہ لگائی کی رسم کرنا کیسا ہے؟

جواب- شادی کے موقع پر سرمہ لگائی کے نام سے بھی ایک رسم کی جاتی ہے سرمہ لگانا تو نہ صرف جائز ہے بلکہ ہمارے آقا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی مبارک سنت ہے لیکن افسوس فی زمانہ اس کو شادی بیاہ میں گناہ کا ذریعہ بنالیا گیا ہے وہ اس طرح کہ جب دولہا نہا دھوکر تیار ہوجاتا ہے اور بارات روانہ ہونے والی ہوتی ہے تو اس وقت دولہے کی بھابھی اس کی آنکھوں میں اپنے ہاتھوں سے سرمہ لگاتی ہے، حالانکہ یہ دونوں ایک دوسرے کے نامحرم ہیں، عورت کا اس طرح نامحرم کو چھونا جائز نہیں۔ اعلی حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی ارشاد فرماتے ہیں: اجنبی جوان عورت کو جوان مرد کے ہاتھ پاؤں چھونا جائز نہیں اگر چہ (وہ مرد اس عورت کا) پیر ہو۔(اسلامی شادی ص-۳۷،۲۷)

سوال(9)۔شادی کے موقعہ پر بینڈ باجے،ڈی جے،بجوانا وڈیو گرافی کرانا کیسا ہے؟

جواب۔ نکاح (شادی) رسول اکرم ﷺ کی مبارک سنت ہے،اس کا خلاف شرع کاموں سے پاک ہونا بے حد ضروری ہے،بینڈ باجے،ڈی جے اور ناچ گانوں کا چلن اسلامی شریعت کے خلاف ہے، حضور اکرم ﷺ نے فرمایا نکاح کا اعلان کرو اور یہ مسجد میں کیا کرو اور اس پر دف بجایا کرو،(جامع ترمذی)

سوال(10)۔کیا اسٹینڈنگ (کھڑے ہوکر) کھانا جائز ہے؟

جواب ۔آج ہم مغرب کی اندھی تقلید میں انسانیت کی تعریف سے نکل کر حیوانیت کی حدود میں داخل ہو چکے ہیں (اللہ تعالٰی ہم پر رحم فرمائے،اور ہم سب کو ہدایت دے،) جس کا بڑا مظاہرہ،"ولیمہ مسنونہ،،کے موقعہ پر اکثر ہوتا ہے،جب جانوروں کی طرح کھڑے ہوکر چلتے پھرتے چھینا جھپٹی کرتے ہوئے کھانا کھایا جاتا ہے۔اس مقدس سنت کے ساتھ استہزاء اور مذاق کرتے ہیں،بلکہ ہم تو جانوروں سے بھی زیادہ گئے گزرے ہوگئے،کہ ان کے اندر آپس میں ایسی چھینا جھپٹی اور دھکم پیل نہیں ہوتی ،جیسی ہمارے درمیان ہوتی

ہے، ہر ایک کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ میں پہلے کھانے کی میز تک پہونچوں بعد میں ختم نہ ہو جائے، جس وقت کھانے کا اعلان ہوتا ہے اس وقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یا تو ان معزز مہمانوں کو شاید آج کئی روز بعد کھانا میسر آیا ہے یا یہ لوگ کسی گاؤں یا کسی جنگل کے رہنے والے ہیں جو کھانے کے آداب سے بالکل ناواقف اور جاہل ہیں انہیں یہ بھی نہیں معلوم کہ جب کھانے پر بلایا جائے تو کس ادب اور احترام کے ساتھ کھانے کی میز تک جانا چاہیئے،(تحفہ دولہا ص112،111)

کھڑے ہو کر کھانا کھانا خلافِ سنت ہے، اور جب کوئی خلافِ سنت فعل اجتماعی طور پر کیا جائے تو اس کی قباحت مزید بڑھ جاتی ہے۔ آج کل کی دعوتوں میں جو کھڑے ہو کر کھانا کھلانے کا رواج ہے، وہ درحقیقت اجتماعی طور پر خلافِ سنت عمل کے مترادف ہے، اور اس خلافِ سنت عمل میں اس قسم کی دعوتوں کے منتظمین برابر کے شریک ہیں۔ لہٰذا جو لوگ اپنی کمیونٹی کے ہال میں سنت کے مطابق ٹیبل کرسی کے بغیر نیچے دستر خوان پر بیٹھ کر کھانا کھلانے کا جو اہتمام کرتے ہیں وہ نہایت قابلِ تحسین ہے، دُوسری کمیونٹی اور دُوسرے ہال والوں کو اس کی پیروی کرتے ہوئے "تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرّ" (نیک کاموں میں تعاون) کرنے کا ثبوت پیش کرنا چاہیئے۔

جرنل آف کنزیومر ریسرچ کی حالیہ تحقیق میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ جو افراد کھڑے ہو کر کھانا کھاتے ہیں ان میں جسمانی تناؤ پیدا ہو جاتا ہے اور ساتھ ہی وہ افراد ذائقے کو محسوس کرنے کی صلاحیت سے بھی محروم ہو جاتے ہیں۔

تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ کھانا کھاتے ہوئے انسان کے جسم کی پوزیشن بہت اہمیت کی حامل ہے کہ وہ کس پوزیشن میں کھانا کھا رہا ہے۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ سکون سے بیٹھ کر کھانے والے افراد بہ نسبت کھڑے ہو کر کھانے والوں سے ذائقے کو بہتر محسوس کرتے ہیں، کھڑے ہو کے کھانا کھانے سے جسم کے سینسرز متاثر ہوتے ہیں جس کی وجہ سے انسان میں جسمانی اور ذہنی تناؤ بھی پیدا ہو جاتا ہے۔

اس ریسرچ میں 350 لوگوں میں سے کچھ کو کھڑے ہو کر کھانا کھلایا گیا جب کہ کچھ افرد کو بیٹھ کر کھانے کو کہا گیا، ریسرچ سے یہ بات سامنے آئی کہ جنہوں نے کھانا کھڑے ہو کر کھایا تھا ان کو اس کھانے کا ذائقہ محسوس نہیں ہوا جتنا بیٹھ کے کھانے والوں کو محسوس ہوا۔

ریسرچ میں بتایا گیا ہے کہ جب انسان کھڑے ہو کر کھانا کھاتا ہے تو کشش ثقل کی وجہ سے دل کو خون پورے جسم تک پہچانے میں مشکل ہوتی ہے جس کی وجہ سے انسان کے جسم میں اسٹر یس ہار مونس نکلتے ہیں اور اس سے ذائقے کی حس بھی متاثر ہوتی ہے۔

سوال(11)۔کیا مرد اور عورتوں کا مخلوط (خلت، ملت) ہو کر کھانا درست ہے؟

جواب۔کچھ عرصہ پہلے تک دعوت ولیمہ یا دوسری دعوتوں میں مرد وعورت کے مخلوط اجتماع کا تصور بھی نہیں تھا، بلکہ مردوں اور عورتوں کے علیحدہ علیحدہ حصے ہوتے تھے لیکن اب کچھ عرصہ سے یہ چیز بھی پھیلتی جارہی ہے کہ مردوں اور عورتوں کا اختلاط بھی ہوتا جارہا ہے ،جو قطعا حرام اور ناجائز ہے، اور صریحا حضور اقدس ﷺ کی اس سنت کے ساتھ ایک مذاق ہے۔ اس کی سزا انسان کو آخرت میں تو ملے گی ہی اکثر اوقات دنیا میں بھی اس کا وبال آجاتا ہے، (تحفہ دولہا ص 111)

سوال(12)-جوان لڑکیوں کی شادی میں تاخیر کرنا کیسا ہے؟

جواب- آج کل جوان لڑکیوں کو گھر میں بٹھانے اور ان کی شادی میں تاخیر کرنا عام ہو گیا ہے اسلامی نقطہ نظر سے یہ ایک غلط بات ہے حدیث پاک میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جس کی بیٹی ۱۲ برس کی عمر کو پہونچے اور وہ اسکا نکاح نہ کرے پھر وہ لڑکی گناہ میں مبتلا ہو تو وہ گناہ اس شخص پر بھی ہے۔ (مشکوۃ شریف ص-۲۷۱)۔

کچھ لوگ اعلی تعلیم کے لیے لڑکیوں کی عمر زیادہ کر دیتے ہیں اور انہیں غیر شادی شدہ رہنے پر مجبور کر دیتے ہیں یہ بھی نری حماقت و بیوقوفی ہے

سوال-(13)۔اولاد کی شادی کرنے کا کیا کچھ اجر ہے؟

جواب- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں اور وہ ان کا خرچ اٹھائے اور ان کے ساتھ اچھا

سلوک کرے یہاں تک کہ اللہ تعالی اسے ان لڑکیوں کی فکر یعنی شادی وغیرہ سے آزاد کر دے اللہ تعالی یقینی طور پر اس کے لئے جنت واجب کر دیگا مگر اس شرط کے ساتھ کہ وہ شخص کسی ایسے گناہ کا مرتکب نہ ہوا ہو جو نا قابل معافی ہو۔(تحفہ شادی خانہ آبادی ص- ۴۲)۔

سوال-(14)۔کیا نیوتا (ویل) دینا جائز ہے؟

جواب- شادی بیاہ کی تقریبات میں نقدی دینے لینے کی رسم بعض سرائے کے علاقوں میں مثلا میانوالی وغیرہ میں یہ ویل کے نام سے موسوم ہے اس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ شادی بیاہ کے موقعوں پر رشتہ دار عزیز و اقارب کی طرف سے دولہا اور دلہن کی امداد کے طور پر نقدی دی جاتی ہے فی نفسہ یہ رسم جائز ہے اور اچھا طریقہ ہے لیکن عوام کی غلط پالیسیوں کی بناء پر اب یہ رسم بھی گناہ کی صورت اختیار کر گئ ہے کیونکہ آج کل یہ لینا دینا لوگوں کی مجبوری اور قرض تصور کیا جاتا ہے-

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ نیوتا بہت بری رسم بن گئ ہے اس میں خرابی یہ ہے کہ یہ جھگڑے لڑائی کی جڑ ہے وہ اس طرح کہ فرض کرو کہ ہم نے کسی کے گھر چار مواقع پر دو دو روپے دیئے ہیں تو ہم بھی حساب لگاتے رہتے ہیں اور وہ بھی جس کو یہ روپیہ پہنچتا ہے اب ہمارے گھر کوئی خوشی کا موقع آیا ہم نے اس کو بلایا تو ہماری پوری نیت یہ ہوتی ہے کہ وہ شخص کم از کم دس روپے ہمارے گھر دے تاکہ آٹھ روپے وہ ادا ہو جائیں اور دو روپے ہم پر چڑھ جائیں ادھر اس کو بھی یہی خیال ہے کہ اگر میرے پاس اتنی رقم ہو تو میں وہاں دعوت کھانے جاؤں ورنہ نہ جاؤں اب اگر اس کے پاس روپیہ نہیں تو وہ شرمندگی کی وجہ سے آتا ہی نہیں اور اگر آیا تو چار روپے دے گیا بہر حال ادھر سے یہ شکایت پیدا ہوئی طعنے بازیاں ہوئیں دل بگڑے بعض لوگ قرض لے کر نیوتا کرتے ہیں۔بولو یہ خوشی ہے یا اعلان جنگ ؟لوگ کہتے ہیں نیوتے سے ایک شخص کی وقتی مدد ہو جاتی ہے اس لئے یہ رسم اچھی ہے مگر دوستو! مدد تو ہو جاتی ہے لیکن دل کیسے برے ہوتے ہیں اور یہ روپیہ کس طرح پھنس جاتا ہے نا معلوم یہ رسم کب سے شروع ہوئی باہم امداد اعانت کرنا اور بات ہے لیکن یہ باہمی امداد نہیں اگر باہمی امداد ہوتی تو بدلے کا تقاضا کیسا ہاں اگر قرابت دار کو بطور مدد کچھ دیا جائے اور اس سے بدلے کی توقع نہ رکھی جائے تو واقعی مدد ہے

ہدیہ سے محبت بڑھتی ہے اور قرض سے محبت ٹوٹتی ہے اب نیوتا بیہودہ قرض ہو گیا ہے لہذا عقیقہ، ختنہ، شادی ہر وقت ہی نیوتا کی رسم جاری ہے۔ یہ بلکل ختم ہونی چاہیے (تحفہ شادی خانہ آبادی ص- ۷۹،۷۸)

سوال-(15)۔ شوہر پر بیوی کے کیا حقوق ہیں؟

جواب-فتاوی رضویہ کی جلد ۲۴ میں شوہر پر بیوی کے جو حقوق بیان کیے گئے ہیں تفسیر صراط الجنان میں ان کا خلاصہ یہ بیان کیا گیا ہے خرچہ دینا، رہائش مہیا کرنا، اچھے طریقے سے گزارہ کرنا، نیک باتوں، حیاء اور پردے کی تعلیم دیتے رہنا، ان کی خلاف ورزی کرنے پر سختی سے منع کرنا، جب تک شریعت منع نہ کرے ہر جائز بات میں اس کی دلجوئی کرنا، اس کی طرف سے پہنچنے والی تکلیف پر صبر کرنا اگرچہ یہ عورت کا حق نہیں۔

میاں بیوی کو چاہیے کہ ایک دوسرے کی عزت کریں، عزت نفس کا خیال رکھیں خاص طور پر ایک دوسرے کے عزیز و اقارب کے سامنے اپنے رفیق حیات اور اس کے گھر والوں کی عزت کی حفاظت کریں۔ اگر کوئی شرعی اور معاشی رکاوٹ نہ ہو تو ایک دوسرے کی خوشیوں اور خواہشوں کا بھی خیال رکھیں خاص طور پر شوہر کو چاہیے کہ بیوی بچوں پر بلا وجہ تنگی نہ کرے کہ مال حلال کما کر بال بچوں پر خرچ کرنا باعث اجر عظیم ہے۔ (اسلامی شادی ص-۱۰۶،۱۰۵)۔

سوال- (16)۔ شوہر کے حقوق کی تاکید و اہمیت کیا ہے؟

جواب-ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: عورت پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے فرمایا شوہر کا ۔ میں نے پوچھا مرد پر سب سے زیادہ کس کا ہے فرمایا اس کی ماں کا۔ عورت جب تک شوہر کا حق ادا نہ کرے وہ ایمان کی مٹھاس حاصل نہیں کر سکتی اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے عورت اس وقت تک اللہ عزوجل کے حق سے دستبردار نہیں ہو سکتی جب تک کہ اپنے شوہر کا حق ادا نہ کر دے اگر انسان کے لیے کسی انسان کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں عورت کر ضرور حکم دیتا کہ جب شوہر اس کے پاس آیا کرے تو اسے سجدہ کیا کرے اس فضیلت کی وجہ سے جو اللہ عزوجل نے شوہر کو بیوی پر عطا فرمائی ہے (اسلامی شادی ص- ۱۰۲،۱۰۱)

سوال-(17)۔ بیوی پر شوہر کے کیا حقوق ہیں ؟

جواب - اعلی حضرت امام اہل سنت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فتاوی رضویہ کی جلد نمبر ۲۴ میں بیوی پر شوہر کے جو حقوق بیان فرمائے ہیں تفسیر صراط الجنان میں ان کا خلاصہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ ازواجی تعلقات میں مطلقا شوہر کی اطاعت کرنا، اس کی عزت کی سختی سے حفاظت کرنا، اس کے مال کی حفاظت کرنا، ہر بات میں اس کی خیر خواہی کرنا، ہر وقت جائز امور میں اس کی خوشی چاہنا، اسے اپنا سردار جاننا، شوہر کو نام لے کر نہ پکارنا، کسی سے اس کی بلاوجہ شکایت نہ کرنا اور خدا توفیق دے تو وجہ ہونے کے باوجود شکایت نہ کرنا، اس کی اجازت کے بغیر آٹھویں دن سے پہلے والدین کے گھر اور ایک سال سے پہلے دیگر محارم کے یہاں نہ جانا، وہ ناراض ہو تو اس کی بہت خوشامد کر کے منانا۔(اسلامی شادی ص- ۱۰۳)

مسائل طلاق

سوال(1)-طلاق کسے کہتے ہیں ؟

جواب- نکاح سے عورت شوہر کی پابند ہو جاتی ہے اس پابندی کے اٹھا دینے کو طلاق کہتے ہیں۔(بہار شریعت ج-۲ حصہ-۸ ص-۱۱۰ دعوت اسلامی)۔

سوال(2)-طلاق کون دے سکتا ہے ؟

جواب-طلاق کے لیے شرط یہ ہے کہ شوہر عاقل بالغ ہو، نابالغ یا مجنون نہ خود طلاق دے سکتا ہے نہ اس کی طرف سے اس کا ولی (قانون شریعت ص- ۹۱)۔

سوال(3)-طلاق رجعی، بائن، مغلظہ کی تعریف بیان کریں ؟

جواب-طلاق رجعی -وہ جس سے عورت فی الحال نکاح سے نہیں نکلتی۔عدت کے اندر اگر شوہر رجعت کر لے وہ بدستور اس کی زوجہ رہے گی ہاں عدت گزر جائے اور رجعت نہ کرے تو اس وقت نکاح سے نکلے گی۔ پھر بھی برضائے خود (باہمی رضامندی سے) نکاح کر سکتے ہیں۔

۲ طلاق بائن -وہ جس سے عورت فی الفور نکاح سے نکل جاتی ہے ہاں برضائے خود نکاح کر سکتے ہیں۔عدت کے اندر خواہ بعد میں۔

۳طلاق مغلظہ-وہ کہ عورت فورا نکاح سے نکل گئ اور ان دونوں کا نکاح نہیں ہو سکتا جب تک حلالہ نہ ہو یہ تین طلاقوں سے ہوتا ہے چاہے ایک ساتھ دی ہوں چاہے برسوں کے فاصلے سے رجعی دی ہو یا بائن۔(سنی بہشتی زیور حصہ ۳ص-۲۰۸)۔

سوال(4)-طلاق کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب- طلاق کی تین قسمیں ہیں۔

(۱)۔احسن (۲)۔حسن (۳)۔بدعی

طلاق احسن دینے کی صورت یہ ہے کہ جس طہر میں وطی نہ کی ہو اس میں ایک طلاق رجعی دے اور چھوڑے رہے یہاں تک کی عدت گزر جائے یہ احسن ہے۔

طلاق حسن یہ ہے کہ غیر موطوہ کو طلاق دی یا موطوہ کو تین طہر میں تین طلاقیں دیں اس شرط پر کہ نہ ان طہروں میں وطی کی ہو نہ حیض میں۔یا تین مہینے میں تین طلاقیں اس عورت کو دیں جسے حیض نہیں آتا (جیسے نابالغہ یا حمل والی یا سن ایاس والی) یہ سب صورتیں طلاق حسن کی ہیں۔

بدعی یہ ہے کہ ایک طہر میں دو یا تین طلاق دے دے (چاہے تین دفعہ میں یا دو دفعہ میں یا ایک ہی دفعہ میں چاہے تین بار لفظ کہے یا یوں کہ دیا کہ تجھے تین طلاقیں) یا ایک طہر میں ایک ہی طلاق دی مگر اس طہر میں وطی کر چکا ہے یا موطوہ کو حیض میں طلاق دی یا طہر ہی میں طلاق دی مگر اس سے پہلے جو حیض آیا تھا اس میں وطی کی تھی یا اس حیض میں طلاق دی تھی یا یہ سب باتیں نہیں مگر طہر میں طلاق بائن دی تو یہ تمام صورتیں طلاق بدعی کی ہیں (قانون شریعت ص- ۹۰)۔

سوال(5)-کیا طلاق کے لیے عورت کا سامنے ہونا یا سننا ضروری ہے؟

جواب-کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ شوہر اگر بیوی کو طلاق دے تو الفاظ طلاق کا عورت کے لئے سننا اور عورت کا بوقت طلاق سامنے ہونا ضروری ہے یہ غلط فہمی ہے عورت اگر نہ سنے اور وہاں موجود بھی نہ ہو تب بھی شوہر کے طلاق دینے سے طلاق ہو جائے گی چاہے شوہر اور بیوی میں ہزاروں میل کا فاصلہ ہو۔اعلی حضرت امام اہل سنت سید شاہ احمد رضا خاں صاحب ارشاد فرماتے ہیں۔ طلاق کے لیے عورت کا وہاں حاضر ہونا کچھ شرط نہیں۔(فتاوی رضویہ جلد۵ ص-۲۱۸)۔

سوال(6)-کیا حالت حمل میں طلاق نہیں ہوتی ؟

جواب-حالت حمل میں طلاق واقع ہو جاتی ہے یہ جو کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ عورت حمل سے ہو اور اس حالت میں شوہر طلاق دے تو طلاق واقع نہیں ہوتی یہ ان کی غلط فہمی ہے۔سیدی اعلی حضرت امام اہلسنت ارشاد فرماتے ہیں جائز و حلال ہے اگرچہ ایام حمل میں دی ہو۔(فتاوی رضویہ جلد-۵ص-۶۲۵)۔

عدت کے مسائل

سوال(1)۔عدت کے معنی کیا معنی ہیں ؟

جواب۔عدت کے لغوی معنی شمار کرنے کے ہیں، جبکہ شرعی اصطلاح میں عدت اس معین مدت کو کہتے ہیں جس میں شوہر کی موت یا طلاق یا خلع کی وجہ سے میاں بیوی کے درمیان جدائیگی ہونے پر عورت کے لئے بعض شرعی احکامات کی پابندی لازم ہوجاتی ہے۔عورت کے فطری احوال کے اختلاف کی وجہ سے عدت کی مدت مختلف ہوتی ہے۔

سوال(2)۔عدت کی شرعی حیثیت کیا ہے ؟

جواب۔قرآن وسنت کی روشنی میں امت مسلمہ متفق ہے کہ شوہر کی موت یا طلاق یا خلع کی وجہ سے میاں بیوی کے درمیان جدائیگی ہونے پر عورت کے لئے عدت واجب (فرض) ہے۔

سوال(3)۔عدت کتنی وجوہات سے واجب ہوتی ہے ؟

جواب۔عدت دو وجہوں سے واجب ہوتی ہے(1)شوہر کی موت کی وجہ سے اگر شوہر کے انتقال کے وقت بیوی حاملہ ہے تو(Delivery) ،بچہ پیدا ہونے تک عدت رہے گی، خواہ اس کا وقت چار ماہ اور دس روز سے کم ہو یا زیادہ۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا: حاملہ عورتوں کی عدت ان کے وضع حمل تک ہے۔(سورۂ الطلاق ۴) اس آیت کے ظاہر سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ہر حاملہ عورت کی عدت یہی ہے خواہ وہ مطلقہ ہو یا بیوہ، جیسا کہ احادیث کی کتابوں (کتاب الطلاق)میں وضاحت موجود ہے۔
حمل نہ ہونے کی صورت میں شوہر کے انتقال کی وجہ سے عدت ۴ ماہ اور ۱۰ دن کی ہو گی خواہ عورت کو ماہواری آتی ہو یا نہیں، خلوت صیحہ (صحبت)ہوئی ہو یا نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ

نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا: تم میں سے جو لوگ فوت ہو جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں تو وہ عورتیں اپنے آپ کو چار ماہ اور دس دن عدت میں رکھیں۔ (سورۃ البقرۃ ۲۳۴)
(2)طلاق یا خلع کی وجہ سے بعض ناگزیر حالات میں کبھی کبھی ازدواجی زندگی کا ختم کر دینا ہی نہ صرف میاں بیوی کے لیے بلکہ دونوں خاندانوں کے لئے باعث راحت ہوتا ہے، اس لیے شریعت اسلامیہ نے طلاق اور فسخ نکاح (خُلع) کا قانون بنایا ہے، جس میں طلاق کا اختیار صرف مرد کو دیا گیا ہے کیونکہ اس میں عادتاً وطبعاً عورت کے مقابلہ فکر و تدبر اور برداشت و تحمل کی قوت زیادہ ہوتی ہے، جیسا کہ قرآن میں ذکر کیا گیا ہے۔(وَلِلرِّجَالِ عَلَيۡهِنَّ دَرَجَةٌ) (سورۃ البقرۃ ۲۳۸) (الرِّجَالُ قَوّٰمُوۡنَ عَلَى النِّسَاۤءِ) (سورۃ النساء ۳۴) لیکن عورت کو بھی اس حق سے یکسر محروم نہیں کیا گیا ہے بلکہ اسے بھی یہ حق دیا گیا ہے کہ وہ عدالت میں اپنا موقف پیش کرکے قانون کے مطابق طلاق حاصل کر سکتی ہے جس کو خُلع کہا جاتا ہے۔ اگر طلاق یا خلع کے وقت بیوی حاملہ ہے تو Delivery یعنی بچہ پیدا ہونے تک عدت رہے گی خواہ تین ماہ سے کم مدت میں ہی ولادت ہو جائے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا: حاملہ عورتوں کی عدت ان کے وضع حمل تک ہے۔(سورۃ الطلاق ۴) نوٹ: اگر شوہر کے انتقال یا طلاق کے کچھ دنوں بعد حمل کا علم ہو تو عدت وضع حمل تک رہے گی خواہ یہ مدت ۹ ماہ کی ہی کیوں نہ ہو۔
اگر طلاق یا خلع کے وقت عورت حاملہ نہیں ہے تو ماہواری آنے والی عورت کے لیے عدت ۳ حیض (ماہواری) رہے گی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا: مطلقہ عورتیں اپنے آپ کو تین حیض تک روکے رکھیں۔(سورۃ البقرۃ ۲۲۸)
(نوٹ): تیسری ماہواری ختم ہونے کے بعد عدت مکمل ہوگی۔

عورتوں کے احوال کی وجہ سے یہ عدت ۳ ماہ سے زیادہ یا تین ماہ سے کم بھی ہو سکتی ہے۔
جن عورتوں کو عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے حیض آنا بند ہو گیا ہو یا جنہیں حیض آنا شروع ہی نہ ہوا ہو تو طلاق کی صورت میں ان کی عدت تین مہینے ہوگی۔ جیساکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا: تمھاری عورتوں میں سے جو عورتیں حیض سے ناامید ہو چکی ہیں، اگر تم کو ان کی عدت کی تعیین میں شبہ ہو رہا ہے تو ان کی عدت تین ماہ ہے اور اسی طرح جن عورتوں کو حیض آیا ہی نہیں ہے ان کی عدت بھی تین ماہ ہے۔ (سورۂ الطلاق ۴)--------------------
نکاح کے بعد لیکن خلوت صحیحہ (صحبت) سے قبل اگر کسی عورت کو طلاق دے دی جائے تو اس عورت کے لیے کوئی عدت نہیں ہے جیساکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا: اے ایمان والو! جب تم مؤمن عورتوں سے نکاح کرو پھر ہاتھ لگانے (یعنی صحبت کرنے) سے قبل ہی طلاق دے دو تو ان عورتوں پر تمھارا کوئی حق عدت کا نہیں ہے جسے تم شمار کرو۔ یعنی خلوت صحیحہ سے قبل طلاق کی صورت میں عورت کے لیے عدت نہیں ہے۔ (سورۂ الاحزاب ۴۹)
نوٹ: نکاح کے بعد لیکن خلوت صحیحہ (صحبت) سے قبل شوہر کے انتقال کی صورت میں عورت کے لئے عدت ہے۔ سورۂ البقرۃ کی آیت نمبر ۲۳۴ کے عموم و دیگر احادیث صحیحہ کی روشنی میں امت مسلمہ اس پر متفق ہے۔ **نوٹ:** نکاح کے بعد لیکن خلوت صحیحہ سے قبل طلاق دینے کی صورت میں آدھے مہر کی ادائیگی کرنی ہوگی۔ (سورۂ البقرہ ۲۳۷)------------

سوال (4)۔ عدت کی مصلحتیں کیا ہیں؟

جواب۔ عدت کی مصلحتیں: عدت کی متعدّد دنیاوی واخروی مصلحتیں ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں۔عدت سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا حصول ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو بجالانا عبادت ہے اور عبادت سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔عدت کو واجب قرار دینے کی اہم مصلحت اس بات کا یقین حاصل کرنا ہے تاکہ پہلے شوہر کا کوئی بھی اثر بچہ دانی میں نہ رہے اور بچے کے نسب میں کوئی شبہ باقی نہ رہے۔نکاح چونکہ اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے،اس لئے اس کے زوال پر عدت واجب قرار دی گئی۔ نکاح کے بلند وبالا مقصد کی معرفت کے لئے عدت واجب قرار دی گئی تاکہ انسان اس کو بچوں کا کھیل نہ بنالے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
شوہر کے انتقال کی وجہ سے گھر/خاندان میں جو ایک خلا پیدا ہوا ہے اس کی یاد کچھ مدت تک باقی رکھنے کی غرض سے عورت کے لئے عدت ضروری قرار دی گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سوال(5)۔حاملہ عورت (مطلقہ یا بیوہ) کی عدت کی میعاد کتنی ہے؟

جواب۔حاملہ عورت (مطلقہ یا بیوہ) کی عدت ہر صورت میں وضع حمل یا سقوط حمل تک ہی رہے گی۔

سوال(6)۔عدت کا شمار کب سے ہوگا؟

جواب۔شوہر کی وفات یا طلاق دینے کے وقت سے عدت شروع ہوجاتی ہے خواہ عورت کو شوہر کے انتقال یا طلاق کی خبر بعد میں پہونچی ہو۔

سوال(7)۔عدت والی عورت بلاشرعی عذر کے گھر سے باہر نکل سکتی ہے؟

جواب۔مطلقہ یا بیوہ عورت کو عدت کے دوران بلا عذر شرعی گھر سے باہر نکلنا نہیں چاہئے۔

سوال(8)۔کسی وجہ سے شوہر کے گھر عدت گزارنا مشکل ہو تو عورت عدت کہاں گزارے؟

جواب۔کسی وجہ سے شوہر کے گھر عدت گزارنا مشکل ہو تو عورت اپنے میکے یا کسی دوسرے محفوظ گھر میں بھی عدت گزار سکتی ہے(سورۂ الطلاق ۱)۔

سوال(9)۔کیا عورت کے لئے عدت کے دوران دوسری شادی کرنا جائز ہے؟

جواب۔ عورت کے لئے عدت کے دوران دوسری شادی کرنا جائز نہیں ہے، البتہ رشتہ کا پیغام عورت کو اشارۃً دیا جاسکتا ہے۔(البقرۃ۲۳۴/ ۲۳۵)

سوال (10)۔ جس عورت کے شوہر کا انتقال ہوجائے تو اس کو عدت کے دوران خوشبو لگانا، سنگھار کرنا، سرمہ اور خوشبو کا تیل بلاضرورت لگانا، مہندی لگانا اور زیادہ چمک دمک والے کپڑے پہننا درست ہے؟

جواب۔ نہیں۔

سوال(11)۔ عدت کا حساب کیسے لگائیں؟

جواب۔ اگر چاند کی پہلی تاریخ کو شوہر کا انتقال ہوا ہے تب تو یہ مہینے خواہ ۳۰ کے ہوں یا ۲۹ کے ہوں، چاند کے حساب سے پورے کیے جائیں گے اور ۱۱ تاریخ کو عدت ختم ہوجائے گی۔ اگر پہلی تاریخ کے علاوہ کسی دوسری تاریخ میں شوہر کا انتقال ہوا ہے تو ۱۳۰ دن عدت رہے گی۔ علماء کی دوسری رائے یہ ہے کہ جس تاریخ میں انتقال ہوا ہے، اس تاریخ سے چار ماہ کے بعد ۱۰ دن بڑھادئے جائیں مثلاً ۱۵ محرم الحرام کو انتقال ہوا ہے تو ۲۶ جمادی الاول کو عدت ختم ہوجائے گی۔

سوال(12)۔ اگر عورت شوہر کے انتقال یا طلاق کی صورت میں عدت نہ کرے یا عدت تو شروع کی مگر مکمل نہ کی تو ایسی عورت کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟

جواب۔ اگر عورت شوہر کے انتقال یا طلاق کی صورت میں عدت نہ کرے یا عدت تو شروع کی مگر مکمل نہ کی تو وہ اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے قانون کو توڑنے والی کہلائے گی جو بڑا گناہ ہے، لہذا اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کرکے ایسی عورت کے لئے عدت کو مکمل کرنا ضروری ہے۔

سوال(13)۔ عدت کے دوران عورت کے مکمل نان ونفقہ کی ذمہ داری کس پر ہوگی؟

جواب۔ عدت کے دوران عورت کے مکمل نان ونفقہ کا ذمہ دار شوہر ہی ہوگا۔

سوال(14)۔ عورت کو کن رشتے داروں سے پردہ کرنا ضروری ہے

جواب. رشتہ کے ہر طرح کے بھائیوں (مثلاً چچازاد، پھوپھی زاد، خالہ زاد وغیرہ) دیور، جیٹھ، بہنوئی اور تمام ان مردوں سے پردہ ضروری ہے جن سے عورت کا نکاح ہو سکتا ہو (: در مختار مع الشامی:۹/۷ ۵۲، ط: زکریا)۔

سوال:(15)۔ کیا حقیقی داماد سے بھی پردہ ہے؟

جواب۔ حقیقی داماد سے پردہ نہیں.

سوگ کے مسائل

بیوہ کے لئے جہاں چار ماہ دس دن عدت گزارنا ہے وہیں اس کے لئے ان دنوں سوگ منانے کا بھی حکم ہوا ہے۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے: لا يحلُّ لامرأةٍ تؤمنُ باللهِ واليومِ الآخرِ أنْ تحدَّ على ميِّتٍ فوقَ ثلاثِ ليالٍ ، إلَّا على زوجٍ أربعةَ أشهُرٍ وعشرًا(صحيح البخاري:5334)

ترجمہ: کسی عورت کے لئے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو یہ جائز نہیں کہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے، صرف شوہر کے لیے چار مہینے دس دن کا سوگ ہے ۔ اب ہمیں جاننا یہ ہے کہ سوگ منانے کا اسلامی طریقہ کیا ہے

سوگ میں زینت اور بناؤ سنگار کی چیزیں استعمال کرنا منع ہیں۔ خوشبو اور سرمہ سے بھی پرہیز کرنا ہے جیسا کہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں

كنا نُنْهَى أن نُحِدَّ على مَيِّتٍ فوق ثلاثٍ، إلا على زوجٍ أربعةَ أشهرٍ وعَشْرًا، ولا نَكْتَحِلَ، ولا نتطيبَ، ولا نلبَسَ ثوبًا مَصْبوغًا إلا ثَوْبَ عَصْبٍ، وقد رُخِّصَ لنا عند الطُّهْرِ، إذا اغتسلَتْ إحدانا من مَحِيضِها، في نُبْذَةٍ مِن كُسْتِ أظفارٍ، وكنا نُنْهَى عن اتباعِ الجنائزِ .(صحيح البخاري:313)

ترجمہ: ہمیں کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے منع کیا جاتا تھا لیکن شوہر کی موت پر چار مہینے دس دن کے سوگ کا حکم تھا۔ ان دنوں میں ہم نہ سرمہ لگاتیں نہ خوشبو اور عصب (یمن کی بنی ہوئی ایک چادر جو رنگین بھی ہوتی تھی) کے علاوہ کوئی رنگین کپڑا ہم استعمال نہیں کرتی تھیں اور ہمیں (عدت کے دنوں میں) حیض کے غسل کے بعد کست اظفار استعمال کرنے کی اجازت تھی اور ہمیں جنازہ کے پیچھے چلنے سے منع کیا جاتا تھا۔

اس حدیث کی روشنی میں بیوہ عدت کے دوران رنگین وچمکدار کپڑے، ریشمی اور زعفرانی لباس، زینت کی چیزیں مثلا کان کی بالی، نان کا نگ، ، پازیب، کنگن، ہار، انگوٹھی، چوڑیاں، کریم، پاؤڈر، خوشبودار تیل، عطر، سرمہ، مہندی وغیرہ استعمال نہیں کرے گی۔ حیض سے پاکی پر معمولی مقدار میں بخور وغیرہ استعمال کرسکتی ہے اور دوا کے طور پر سرمہ بھی استعمال کرسکتی ہے مگر صرف رات میں۔ خلاصہ یہ ہے کہ سوگ میں عورت پر غم کے آثار ظاہر ہوں اس وجہ سے زینت کی چیزیں استعمال کرنا منع ہے۔ سفید کپڑا ہی بیوہ کی علامت نہیں ہے کوئی بھی عام سادہ کپڑا جو خوبصورت نہ ہو پہن سکتی ہے اور بحالت مجبوری ضرورت کی چیزیں انجام دینے مثلا کھانا پکانا، پانی بھرنے، جھاڑو دینے، غسل کرنے، کپڑا صاف کرنے، بات چیت کرنے اور گھریلو امور انجام دینے میں کوئی حرج نہیں ہے یہاں تک کہ اگر کوئی ملازمت ہو اور چھٹی کی کوئی گنجائش نہ ہو تو بناؤ سنگار سے بچتے ہوئے ملازمت بھی کرسکتی ہے کیونکہ یہ ضرورت میں داخل ہے۔ بلاضرورت بات چیت، ہنسی مذاق، گھر سے نکل کر کام کرنا (الا یہ کہ اشد ضرورت ہو)، ٹیلی ویزن، ریڈیو، اخبار اور موبائل کا بلاضرورت استعمال کرنا یعنی وقت گزاری کے لیے منع ہے۔ خالی وقت میں قرآن کی تلاوت، ذکرواذکار، دعاواستغفار اور کتب احادیث وسیر کا مطالعہ بہتر ہے۔

سوال(1)۔ عورت کے انتقال کے بعد شوہر کا اسے دیکھنا، اسکے جنازے کو کاندھا دینا، اسے قبر میں اتارنا کیسا ہے؟

جواب۔ یہ تمام باتیں شوہر کے لیے جائز ہیں۔ (فتاوی بحر العلوم جلد دوم ص9)

سوال(2)-کیاعورت کا کفن مائیکے والوں کے ذمہ لازم ہے ؟

جواب- یہ ایک غلط رواج ہے یہاں تک کہ بعض جگہ مائیکے والے اگر نادار مفلس ہوں تب بھی عورت کا کفن انکو دیناضروری خیال کیا جاتا ہے اور ان سے زبردستی لیا جاتا ہے اور انہیں خواہ مخواہ ستایا جاتا ہے حالانکہ اسلام میں ایسا کچھ نہیں۔
مسئلہ یہ ہے کہ میت کا کفن اگر میت نے مال چھوڑا ہو تو اسی کے مال میں سے دیا جائے اور اگر اس نے کچھ مال نہ چھوڑا ہو تو زندگی میں جس کے ذمہ اسکا نان و نفقہ تھا وہ کفن دے اور عورت کے بارے میں خاص طور سے یہ ہے کہ اس نے اگرچہ مال چھوڑا بھی ہو تب بھی اسکا کفن شوہر کے ذمہ ہے۔(فتاوی رضویہ ج- ۲۳ص- ۲۱۱)۔
خلاصہ یہ ہے کہ عورت کا کفن مائیکے والوں کے ذمہ ہی لازم خیال کرنا اور بہر حال ان سے دلوانا ایک غلط رواج ہے جس کو مٹانا ضروری ہے۔اسی طرح میکے والوں پر یہ بوجھ بھی ڈالا جاتا ہے کہ سسرال میں کوئی مرے بھتی کا کھانا میکے والوں کو ہی دیناہے،اسلام ایسی زیادتیوں کا مخالف ہے،

ایصال ثواب کا طریقہ:۔

ایصال ثواب (یعنی ثواب پہنچانے) کے لیے دل میں نیت کرلینا کافی ہے،مثلاً آپ نے کسی کو ایک روپیہ خیرات دیا یا ایک بار درود شریف پڑھا یا کسی کو ایک سنّت بتائی یا کسی پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے نیکی کی دعوت دی یا سنتوں بھرا بیان کیا۔الغرض کوئی بھی نیک کام کیا آپ دل ہی دل میں اس طرح نیت کر لیجیے مثلاً:ابھی میں نے جو سنت بتائی اس کا ثواب سرکار مدینہ ﷺ کو پہنچے۔ان شاء اللہ عزوجل ثواب پہنچ جائے گا۔مزید جن جن کی نیت کریں گے ان کو بھی پہنچے گا ۔دل میں نیت ہونے کے ساتھ ساتھ زبان سے کہہ لینا بھی اچھا ہے کہ جیسا کہ حدیث سعد رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے کہ انہوں نے کنواں کھدوا کر فرمایا:هٰذِهٖ لِأُمِّ سَعْدٍ یعنی اُمّ سعد کے لیے ہے۔

ایصال ثواب کا مروجہ طریقہ

آج کل مسلمانوں میں خصوصًا کھانے پر فاتحہ کا طریقہ رائج ہے وہ بھی بہت اچھا ہے ۔جن کھانوں کا ایصال ثواب کرنا ہے وہ سارے یا سب میں سے تھوڑا تھوڑا کھانا نیز ایک گلاس میں پانی بھر کر سب کچھ سامنے رکھ لیجیے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ؛۔قُلۡ يٰۤاَيُّهَا الۡكٰفِرُوۡنَ ۙ‏ ﴿۱﴾ لَاۤ اَعۡبُدُ مَا تَعۡبُدُوۡنَ ۙ‏ ﴿۲﴾ وَلَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ‌ ۚ‏ ﴿۳﴾ وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدۡتُّمۡ ۙ‏ ﴿۴﴾ وَلَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ؕ‏ ﴿۵﴾ لَـكُمۡ دِيۡنُكُمۡ وَلِىَ دِيۡنِ ﴿۶﴾

ایک بار پڑھ کر

تین بار

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ‏ ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ‌ ۚ‏ ﴿۲﴾ لَمۡ يَلِدۡ ۙ وَلَمۡ يُوۡلَدۡ ۙ‏ ﴿۳﴾ وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾

ایک بار

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِۙ‏ ﴿۱﴾ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَۙ‏ ﴿۲﴾ وَمِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَۙ‏ ﴿۳﴾ وَمِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الۡعُقَدِۙ‏ ﴿۴﴾ وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾

ایک بار

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (۱) مَلِكِ النَّاسِ (۲) اِلٰهِ النَّاسِ (۳) مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ (۴) الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ (۵) مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ (۶)

ایک بار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (۱) الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (۲) مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ (۳) اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ (۴) اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ (۵) صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّیْنَ (۷)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الٓمّٓ (۱) ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ (۲) الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ (۳) وَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ (۴) اُولٰٓىٕكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (۵)

(1) وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ (۱۶۳)

(2) اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ (۵۶)

(3) وَ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ (۱۰۷)

(4) مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا (۴۰)

(5) اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (۵۶)

اب درود شریف پڑھیں۔۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَآلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

اس کے بعد یہ آیات پڑھیں۔

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ (۱۸۰) وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ (۱۸۱) وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (۱۸۲)

اب فاتحہ پڑھانے والا ہاتھ اٹھا کر پہلے درود شریف پڑھے پھر اس طرح دعا کرے

دعا کا طریقہ

اے مالک و مولی اے الہ العالمین! جو کچھ قرآن پاک درود شریف اور ذکر واذکار کیا گیا اس کے پڑھنے میں کسی بھی طرح کی لفظی معنوی کوئی خامی ہوئی ہو اپنی شان کریمی سے اس کو معاف فرما اور اپنے شایان شایان اس کا ثواب عطا فرما۔ اس فاتحہ اور شیرنی کا ثواب سب سے پہلے نبیوں کے سردار خاتم پیغمبراں جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ مقدسہ میں پیش کرتے ہیں قبول فرما۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نبی پاک ﷺ تک جتنے بھی انبیائے کرام ورسلان عظام تشریف لائے ہیں ان سب کی بارگاہ مقدسہ میں پیش کرتے ہیں قبول فرما۔ آپ ﷺ کی جملہ ازواج مطہرات، اولاد پاک اہل بیت اطہار کی بارگاہ مقدسہ میں پیش کرتے ہیں قبول فرما۔ خلفاے راشدین، جملہ صحابہ کرام وصحابیات تابعین وتابعات رضوان اللہ علیہم اجمعین کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں قبول فرما۔ حضرت امام باقر، امام جعفر صادق، امام کاظم رضی اللہ عنہم کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں قبول فرما۔ ائمہ مجتہدین، صدیقین، شہدا صالحین کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں قبول فرما۔ ائمہ اربعہ حضرت امام اعظم، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل

رضی اللہ عنہم اجمعین کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں قبول فرما۔ آپ کے تلامذہ حضرت امام محمد، امام یوسف، امام زفر وغیرہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں قبول فرما۔ سلسلۂ عالیہ، قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ، مشائخ نقشبندیہ کے تمام بزرگوں کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں قبول فرما ۔ پیران پیر، روشن ضمیر، قطب الاقطاب، شاہ جیلاں سید الأولیا حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں قبول فرما۔ حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں قبول فرما۔ شہنشاہ ہندوستان حضرت خواجہ معین الدین اجمیری سجزی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ مقدسہ میں پیش کرتے ہیں قبول فرما۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر، حضرت صابر پاک کلیر، حضرت نظام الدین اولیا دہلوی، حضرت خواجہ بختیار کاکی، حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی، حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی، علامہ فضل حق خیر آبادی کی مقدس بارگاہوں میں پیش کرتے ہیں قبول فرما۔ عالم اسلام کی عبقری شخصیت، مجدد دین وملت امام اہل سنت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت فاضل بریلوی رضی اللہ کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں قبول فرما۔ حجۃ الاسلام حامد رضا خان، مصطفی رضا خان مفتیٔ اعظم ہند، ریحان ملت، مجاہد ملت حضرت حبیب الرحمن صاحب ، جلالۃ العلم حضور حافظ ملت، حضور تاج الشریعہ علامہ اختر رضا صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہم کی مقدس بارگاہوں میں پیش کرتے ہیں قبول فرما۔ یا اللہ! اس فاتحہ اور شیرنی کا ثواب کل مسلمین ومسلمات جو بصحت ایمان دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں کی ارواح کو پیش کرتے ہیں قبول فرما ۔ بالخصوص اس فاتحہ کا ثواب خالد بن حامد یا فاطمہ بنت زاہد کی روح کو پیش کرتے ہیں قبول فرما ۔ ان کے گناہ صغیرہ وکبیرہ معاف فرما۔ ان کو قبر کی تاریکی، سانپ بچھو کے ضرر سے محفوظ ومامون فرما۔ ان کی قبر کو جنت کی کیاری بنا۔ ان کے درجات بلند فرما۔ منکر نکیر کے سوالات ان پر آسان فرما۔ ان کے گھر والوں کو صبر جمیل عطا فرما۔ ان کے مکان، دکان، کاروبار میں رحمتیں برکتیں فرما۔ قیامت کے دن رسول اللہ ﷺ کی شفاعت نصیب فرما۔ میدان حشر میں نامۂ اعمال

داہنے ہاتھ میں عطا فرما۔ یااللہ! جتنے بھی لوگ موجود ہیں یا موجود نہیں ہیں ان کے جو بھی دوست، رشتہ دار احباب وفات پا چکے ہیں ان کی ارواح کو بھی اس کا ثواب عطا فرما۔ یااللہ! جن کے بھی دل میں جو جو نیک مقاصد اور آرزوئیں ہیں سب کی آرزوئیں اور مقاصد کو پورا فرما۔ یااللہ! جو بیمار ہیں ان کو شفاے کاملہ عاجلہ عطا فرما۔ جو پریشان حال ہیں ان کی پریشانیوں کو دور فرما۔ جو مقروض ہیں انھیں بار قرض سے سبک دوشی عطا فرما۔ جو بے اولاد ہیں ان کو صالح اولاد عطا فرما۔ یااللہ! جو مسلمان کسی جرم میں بے گناہ قید ہیں ان کو جیل سے رہائی عطا فرما۔ عالم اسلام میں جہاں کہیں بھی مسلمان مصیبتوں اور تکلیفوں سے دوچار ہیں ان کی مصیبتوں کو زائل فرما۔ مسلمان کے درمیان جو اختلاف وانتشار ہے اس کو اتفاق و اتحاد میں تبدیل فرما۔ ظالموں کے ظلم، حاسدوں کے حسد، شریروں کی شرارتوں سے محفوظ ومامون فرما۔ جھوٹ، چغلی، غیبت، لوٹ مار، قتل وقتال، زنا، بے حیائی، بدکاری، دل آزاری، مکاری عیاری ہر طرح کی مذموم حرکتوں سے محفوظ ومامون فرما۔ ہمیں نیک اور صالح اولاد عطا فرما۔ اسلام اور مسلمانوں کی عزت وآبرو کی حفاظت فرما۔ اسلام اور مسلمانوں کو سربلندی عطا فرما۔ شجر اسلام کی آبیاری فرما۔ مسلمانوں کا کھویا ہوا عزت وو قار بحال فرما۔ باطل کو نیست ونابود اور شکست وریخت فرما۔ جب تک دنیا میں رہیں اسلام پر باقی رکھ۔ اللہ ورسول کی اطاعت میں لگے رہیں۔ جب تک دنیا میں رہنا ہمارا فائدہ مند ہو اور شریعت کی پابندی ہوتی رہے تب تک باقی رکھ اور جب مخالف ہوائیں چلنے لگیں تو ہمیں دنیا سے نجات عطا فرما۔ روضہ رسول ﷺ کی زیارت سے مشرف فرما۔ خواب میں رسول اللہ ﷺ کے رخ زیبا کی زیارت نصیب فرما۔ پنج وقتہ نمازوں کا عادی بنا۔ پانچوں نمازیں باجماعت مسجد کی پہلی صف میں ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ نماز تہجد پڑھنے کا جذبہ عطا فرما۔ پڑوسیوں، دوستوں، رشتہ داروں سب سے صلہ رحمی اور خیر خواہی کرنے کی توفیق عطا فرما۔ یاالٰہی! دکھادے وہ مدینہ کیسی بستی ہے جہاں پر رات دن مولیٰ تیری رحمت برستی ہے۔ الٰہی رونق اسلام کے سامان پیدا کر، دلوں میں

مومنوں کے الفت قرآن پیدا کر۔ جو دل مردہ ہیں اور غافل نماز پنج گانہ سے الہی اپنی رحمت سے تو ان میں جان پیدا کر۔ یاالہی کچھ رہے یا نہ رہے پر یہ دعا ہے کہ نزع کے وقت سلامت ہم سب کا ایمان رہے۔ برحمتک یاارحم الراحمین۔ آمین

مزار پر حاضری کا طریقہ

بزرگوں کی ظاہری زندگی میں بھی قدموں کی طرف سے یعنی چہرے کے سامنے سے حاضر ہونا چاہیے، پیچھے سے آنے کی صورت میں انہیں مُڑ کر دیکھنے کی زحمت ہوتی ہے۔ لہذا بزرگان دین کے مزار پر بھی پائینتی (یعنی قدموں) کی طرف سے حاضر ہو کر پھر قبلے کو پیٹھ اور صاحب مزار کے چہرے کی طرف رخ کر کے کم ازکم چار ہاتھ (یعنی تقریباً دو گز) دور کھڑا ہو اور اس طرح سلام عرض کرے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ

ایک بار سورۃ الفاتحہ اور ۱۱ بار سورۃ اخلاص (اول آخر ایک یا تین بار درود شریف) پڑھ کر ہاتھ اٹھا کر اوپر دئیے ہوئے طریقے کے مطابق (صاحب مزار کا نام لے کر بھی) ایصال ثواب کرے اور دعا مانگے۔ ''احسن الوعاء'' میں ہے: ولی کے مزار کے پاس دُعا قبول ہوتی ہے۔ (ماخوذ از احسن الوعاء ص:۱۴۰)۔

متفرق مسائل

سوال (1)۔ حیض و نفاس کی حالت میں عورت کو قرآن مجید پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: حیض و نفاس. والی عورت کو قرآن مجید پڑھنا دیکھ کر یا زبانی اور اس کا چھونا اگرچہ اس کی جلد یا چولیا حاشیہ کو ہاتھ یا انگلی کی نوک یا بدن کا کوئی حصہ لگے یہ سب حرام ہیں۔ (بہار شریعت حصہ دوم ص 59).

سوال:(2)۔ کاغذ کے پرچے پر کوئی سورت یا آیت لکھی ہوا سے چھو سکتی ہے ؟

جواب:۔۔ کاغذ کے پرچے پر کوئی سورت یا آیت لکھی ہو اس کا بھی چھونا حرام ہے ۔(بہار شریعت حصہ دوم ۔ ص59).

سوال:(3)۔ حیض و نفاس کی حالت میں نماز اور روزہ کا کیا حکم ہے ؟

جواب ۔حیض کے دنوں میں حائضہ عورت پر نمازیں معاف ہیں اور ان کی کوئی قضا نہیں ہے ۔(بہار شریعت حصہ دوم ۔ص 48۔)البتہ حیض کے دنوں میں رمضان کے روزے ہونے پر ان کی قضا رکھنا فرض ہے ۔

سوال(4)۔ کیا معلمہ اگر حیض و نفاس میں ہو تو پڑھا سکتی ہے ؟

جواب: ۔ معلمہ کو حیض و نفاس ہو تو ایک ایک کلمہ سانس توڑ کر پڑھانے اور ہجے کرانے میں کوئی حرج نہیں ۔(بہار شریعت حصہ دوم ۔ص42).

سوال:(5)۔ حالت حیض میں بیوی سے جماع کرنا کیسا ہے ؟

جواب: ۔اگر کسی نے حالت حیض میں جماع کیا تو حرام ہے اور سخت گناہ گار ہے ۔(بہار شریعت حصہ دوم)

سوال:(6)۔ کیا لڑکوں اور لڑکیوں کے کان چھدوا سکتے ہیں ؟

جواب: ۔۔لڑکیوں کے کان ناک چھیدنا جائز ہے ۔بعض لوگ لڑکوں کے کان بھی چھیدواتے ہیں اور اس کے کان میں بالی پہناتے ہیں یہ ناجائز ہے ۔(بہار شریعت حصہ 16.ص 207)

سوال:(7)۔ بچے کو ماں کا دودھ کتنی مدت تک پلایا جاسکتا ہے ؟

جواب: ۔زیادہ سے زیادہ دوسال کی مدت تک ماں یا کسی عورت کا دودھ پلایا جاسکتا ہے ۔ جب بچہ دوسال کی عمر کو پہنچ جائے تو اسے کسی بھی عورت کا دودھ پلانا ناجائز ہے ۔(بہار شریعت حصہ 7..ص29).

دعائیں

(1)۔ سونے سے پہلے کی دعا:

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْییٰ. ترجمہ: اے اللہ عزوجل میں تیرے نام پر مرتا ہوں اور جیتا ہوں۔ (بخاری شریف ج:۳، ص:۴۸۹)

(2)۔ نیند سے بیدار ہونے کی دعا

: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِي اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَا تَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ . ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عزوجل کے لیے جس نے ہمیں موت (نیند) کے بعد حیات (بیداری) عطا فرمائی اور ہمیں اس کی طرف لوٹنا ہے۔ (بخاری شریف: ص:۴۲)

(3)۔ کھانے سے پہلے کی دعا:

بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِي لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِي الأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ یَا حَيُّ یَا قَیُّوْمُ

. **ترجمہ:** اللہ عزوجل کے نام سے کہ جس کی برکت سے زمین وآسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اے ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والے۔ (بہار شریعت حصہ ۱۶، ص:۲۴)۔

(4)۔ کھانے کے بعد کی دعا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِي اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ . ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عزوجل کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور مسلمانوں میں سے بنایا۔ (مشکوۃ شریف: ص:۳۶۵)۔

(5). دعوت کھانے کے بعد کی دعا: : اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِي وَاسْقِ مَنْ سَقَانِي

. **ترجمہ:** اے اللہ اسے کھلا جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور مسلمانوں میں سے بنایا۔ (مشکوۃ شریف: ج:۲، ص:۱۸۴)۔

.(6) کھانا کھانے سے پہلے اگر بسم اللہ بھول جائے تو یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ: ترجمہ اللہ عزوجل کے نام سے اس سے پہلے اور اس کے آخر ۔ (مشکوۃ شریف: ص:۳۹۵)۔

(7)۔دودھ پینے کی دعا:

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ . ترجمہ:اے اللہ ہمارے لیے اس میں برکت دے اور ہمیں اس سے زیادہ عنایت فرما۔(مشکوۃ شریف:ص۳۷۱)۔

(8)۔سرمہ لگانے کی دعا:

اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ .

آئینہ دیکھتے وقت کی دعا: اَللّٰهُمَّ أَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِي فَحَسِّنْ خُلُقِي .رجمہ:اے اللہ عزوجل تونے میری صورت اچھی بنائی تو میری سیرت (اخلاق)بھی اچھی کر۔(حصن حصین :ص:۱۰۴)۔

(9)۔گھر میں داخل ہوتے وقت کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللهِ وَلَجْنَا وَ بِسْمِ اللهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا . **ترجمہ:** اے اللہ عزوجل میں تجھ سے اندر آنے اور باہر جانے کی بھلائی طلب کرتا ہوں۔اللہ عزوجل کے نام سے ہم اندر آئے اور اللہ عزوجل کے نام سے باہر نکلے اور اللہ عزوجل پر جو ہمارا رب ہے بھروسہ کیا۔(مشکوۃ شریف:ص:۲۱۵)۔

(10)۔گھر سے باہر نکلتے وقت کی دعا:

بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ . ترجمہ:اللہ کے نام سے (گھر سے نکلتا ہوں)میں نے اللہ وعزوجل پر بھروسا کیا۔اللہ عزوجل کے بغیر نہ طاقت گناہوں سے بچنے کی اور نہ قوت نیکیاں کرنے کی۔(مشکوۃ شریف:ص۲۱۵)۔

(11)۔مسجد میں داخل ہوتے وقت کی دعا:اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ . ترجمہ:اے اللہ میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

(12)۔مسجد سے نکلنے کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ . ترجمہ: اے اللہ عزوجل میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔(مشکوۃ شریف:ص:۸۸)

(13)۔چاند دیکھ کر پڑھنے کی دعا:

اَللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالاَمْنِ وَالاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالاِسْلَامِ رَبِّي وَرَبُّكَ اللهُ

(14)۔کشتی پر سوار ہونے کی دعا:

بِسْمِ اللهِ مَجْرِ يهَا وَمُرْسَاهَا إِنَّ رَبِّي لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ .

(15)۔روزہ رکھنے کی دعا:

نَوَ يْتُ أَنْ اَصُوْمَ غَدًا لِلهِ مِنْ شَهْرِ رَمْضَانَ هٰذَا .

(16)۔روزہ کھولنے کے بعد کی دعا:

اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَ بِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ .

(17)۔آب زم زم پیتے وقت کی دعا:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ . ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے علم نافع کا اور رزق کی کشادگی کا اور بیماری سے شفایابی کا سوال کرتا ہوں۔(حصن حصین ص:۸۸)

(18)۔چھینک آتے وقت کی دعا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ . ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عزوجل کے لئے ہیں:(مشکوۃ شریف:ص:۴۰۵)۔

.(19) چھینک آنے پر الحمد للہ کہنے والے کے لئے دعا:

يَرْحَمُكَ اللهُ: ترجمہ: اللہ عزوجل تجھ پر رحم فرمائے۔(مشکوۃ شریف:ص:۴۰۵)۔

.(20)۔چھینک آنے پر کوئی جواب دینے والا ہو تو اُس وقت کی دعا:

يَغْفِرُ اللهُ لِي وَلَكُمْ : ترجمہ: اللہ میری اور تمھاری مغفرت فرمائے۔(مشکوۃ شریف:ص:۴۰۵)۔

(21)۔لباس پہنتے وقت کی دعا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي لِهٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّي وَلَا قُوَّةَ . ترجمہ: تمام خوبیاں اللہ عزوجل کے لیے جس نے مجھ کو یہ کپڑا پہنایا اور میری طاقت و قوت کے بغیر مجھ کو عطا فرمایا:(مشکوۃ شریف:ص:۳۷۵)۔

(22). لباس اتارتے وقت کی دعا:

بِسْمِ اللهِ: ترجمہ: اللہ عزوجل کے نام سے (کپڑے اتارتا ہوں)(مصنف ابن ابی شیبہ)

(23)۔ قبرستان میں داخل ہوتے وقت کی دعا:

اَلسّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالأَثَرِ.

(24)۔ قبر پر مٹی ڈالنے کی دعا:

مِنْهَا خَلَقْنٰکُمْ وَفِیْهَا نُعِیْدُکُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُکُمْ تَارَةً اُخْرٰی.

(25)۔ غیبت سے بچنے کی دعا:

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَصَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ.

(26)۔ مریض کی عیادت کرتے وقت کی دعا:

لَا بَأْسَ طَھُوْرٌ إِنْ شَاءَ اللہُ.

.(27). جماہی کے وقت کی دعا:

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ: ترجمہ: نہیں طاقت (گناہوں سے بچنے کی) اور نہیں طاقت (نیکیاں کرنے کی) مگر اللہ عزوجل کی مدد سے جو بلند وبالا عظمت والا ہے۔ (بخاری شریف: ج:۲، ص:۹۱۹)۔

(28)۔ کوئی بھی نیا کام شروع کرتے وقت کی دعا: بِسْمِ اللہِ مَجْرٖھَا وَمُرْسٰھَا إِنَّ رَبِّي لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ. ترجمہ: اللہ کے نام سے چلنا اور اُس کا ٹھہرنا بے شک میرا رب ضرور بخشنے والا مہربان ہے۔

(29). نکاح کے بعد دولہا، دلہن کے لیے دعا:

بَارَكَ اللہُ لَكَ وَبَارَكَ اللہُ عَلَیْكَ وَجَمَعَ بَیْنَکُمَا فِي خَیْرٍ. ترجمہ: اللہ عزوجل تجھ کو برکت دے اور تجھ کر برکت نازل فرمائے اور تم دونوں میں بھلائی رکھے۔

(30). طلب اولاد کی دعا:

رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ. ترجمہ: اے میرے رب مجھے اکیلا مت چھوڑ اور توسب سے بہتر وارث ہے۔ (سورۃ انبیاء، آیت:۸۹)۔

(31)۔ نظر بد لگنے پر پڑھنے کی دعا:

بِسْمِ اللهِ اَللّٰهمَّ اَذْهِبْ حَرَّهَا وَ بَرْدَهَا وَوَصَبَهَا :ترجمہ اللہ عزوجل کے نام سے یا اللہ !اس کی گرمی اور سردی اور اس کی مصیبت کو دور کردے:(ابن ماجہ شریف، حصن حصین:ص ۱۱۱)۔

(32). پاؤں سن ہونے کے وقت کی دعا:

یَا مُحَمَّدُ صَلیَّ اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ . ترجمہ: اے بہت تعریف کیے گئے آپ ﷺ پر اللہ کی رحمت و کاملہ و سلامتی نازل ہو۔(القول البدیع:ص:۲۲۵)۔

(33)۔ درد سر کی دعا:

بِسْمِ اللهِ الْكَبِیْرِ وَاَعُوْذُ بِاللهِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ . ترجمہ: اللہ عزوجل کے نام سے جو بڑا ہے اور میں پناہ چاہتا ہوں اللہ عزوجل کی ہر اچھلنے والی رگ اور آگ کی گرمی کے نقصان سے۔

(34)۔ ستر بلاؤں سے عافیت کی دعا:

بِسْمِ اللهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِیْمِ ۔ترجمہ: اللہ عزوجل کے نام سے اور طاقت نہیں (گناہوں سے بچنے کی) اور طاقت نہیں (نیکیاں کرنے کی) مگر اللہ بزرگ و برتر والے کی مدد سے۔(مدارج النبوۃ: ج:۱، ص:۴۲۵)۔

تمت بالخیر

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلیَّ اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

محمد گل ریز رضا مصباحی

مدنا پوری، بریلی شریف

کی قلمی کاوشیں

- مصباح العربیہ شرح منہاج العربیہ اوّل
- روزمرّہ کے شرعی مسائل
- مصباح العربیہ شرح منہاج العربیہ دوم
- معارف الادب شرح مجانی الادب اول
- مصباح العربیہ شرح منہاج العربیہ سوم
- روضۃ الادب شرح فیض الادب
- مصباح العربیہ شرح منہاج العربیہ چہارم
- حیاتِ خضر علیہ السلام
- مصباح العربیہ شرح منہاج العربیہ پنجم
- مختصر عربی حکایات اور چٹکلے
- مشکوٰۃ العربیہ شرح مفتاح العربیہ اوّل
- ترجمہ کیسے کریں۔
- مشکوٰۃ العربیہ شرح مفتاح العربیہ دوم
- مصباح النحو شرح خلاصۃ النحو اوّل
- مشکوٰۃ العربیہ شرح مفتاح العربیہ مکمل
- مصباح النحو شرح خلاصۃ النحو دوم
- مصباح الطالبین ترجمہ منہاج العابدین
- انوار العرب شرح ازھار العرب
- علم صرف کے آسان قواعد
- مراح الارواح سوالاً جواباً
- اہم تراکیب اور ان کا حل
- روضۃ الادب شرح فیض الادب دوم
- نحوی سوال وجواب
- مصباح المصادر شرح تسہیل المصادر
- مفتاح الانشاء شرح مصباح الانشاء اوّل
- لغات القرآن
- مفتاح الانشاء شرح مصباح الانشاء دوم
- لغت گل، عربی، اردو، انگلش
- مصباح الصرف شرح میزان الصرف

اور ان کے علاوہ کچھ کتابوں پر کام جاری ہے

محمد گل ریز رضا مصباحی

مدنا پوری، بریلی شریف